قرآن کریم وسینکڑوں کتب حدیث سے منتخب
آیات واحادیث پر مشتمل اسلامی آداب کا ذخیرہ

کتاب الآداب

p **حصۂ عبادات** d

zʎx مؤلف xyz

محمد نذیر خان

مولوی کامل جامعہ نظامیہ، ناظم مدرسہ امام انوار اللہؒ
دبیر پورہ۔ حیدرآباد

i

ناشر
انوارِ علم اکیڈیمی، دبیر پورہ۔ حیدرآباد تلنگانہ، الہند
فون: 9396560983 / 040 24522441

تفصیلات کتاب

نام کتاب	:	کتاب الآداب (حصۂ عبادات)
مؤلف	:	محمد نذیر خان مولوی کامل جامعہ نظامیہ
صفحات	:	624
سن اشاعت	:	2019ء 1440ھ
طباعت	:	مطبع ابوالوفاء الافغانیؒ، جامعہ نظامیہ۔حیدرآباد
کمپیوزنگ	:	انوار گرافکس 9390045494
ناشر	:	انوارِ علم اکیڈیمی، دبیر پورہ۔حیدرآباد
قیمت	:	-/700 روپئے

انتساب

میں اپنی اس تالیف کو منسوب وایصالِ ثواب کرتا ہوں

اپنی والدہ ماجدہ مرحومہ غفر اللہ لھا تاریخِ وفات ۱۱ رمضان ۱۴۳۹ھ کے لئے، جنکی دعائیں زندگی کا سہارا اور ذخیرہ آخرت ہے۔

اور

استاذ محترم عمدۃ المحدثین حضرت مولانا محمد خواجہ شریف شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رحمہ اللہ المتوفی 6 ربیع الثانی 1440ھ کیلئے، جنکا درسِ بخاری شریف نے ذوقِ حدیث کے جذبہ کو ترقی دی۔

از: مؤلف

فہرست مضامین

کتاب الایمان 5
تعلق باللہ کے آداب 7
تعلق بالرسول کے آداب 37

کتاب العلم 69
طالب علم کیلئے آداب 71
معلم کیلئے آداب 105
عالم کیلئے آداب 129
واعظ کیلئے آداب 149

کتاب الطہارۃ 171
بیت الخلاء کے متعلق آداب 173
استنجاء کے متعلق آداب 181
قضائے حاجت کے متعلق آداب 191
وضو کے آداب 199
مسواک کے آداب 227
غسل کے آداب 239
تیمم کے آداب 263

کتاب الصلاۃ 275
اذان کے آداب 277
اقامت کے آداب 295
مسجد کے آداب 301
نماز کے آداب 337
نماز باجماعت کے آداب 395
جمعہ کے آداب 423
عیدین کے آداب 453

کتاب تلاوۃ القرآن 463
تلاوت قرآن کے آداب 465

کتاب الدعوات 511
دعا کے آداب 513
ذکر کے آداب 579
درود و سلام کے آداب 609

تقریظ

از: مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا مفتی خلیل احمد صاحب قبلہ
شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدللہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سیدنا محمد و الہ الطیبین و اصحابہ الاکرمین اجمعین۔ امابعد

عزیزم حافظ مولوی محمد نذیر خان صاحب مولوی کامل جامعہ نظامیہ کو ابتداء ہی سے علمی شغف رہا۔ بعد فراغت بھی درس وتدریس، تصنیف وتالیف، وعظ ونصیحت میں خدمات انجام دیتے آرہے ہیں۔ اپنے تجربہ کی بناء پر موجودہ دور میں عامۃ المسلمین کیلئے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ مدارس دینیہ میں شریک ہونا اور تحصیل علم کرنا ہر ایک کیلئے ممکن نہیں لیکن احکامِ دین سے واقف ہونا بھی ضروری ہے۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے انہوں نے ''اسلامی آداب'' مختصر انداز میں تحریر کی تھی اس کو شائع کرنے کے بعد عوام کی توجہ اور رغبت دیکھ کر اس کتاب کو شرح وبسط کے ساتھ تحریر کیا۔ اس کی پہلی جلد 23 ابواب پر مشتمل طبع ہورہی ہے۔ اس جلد کا آغاز کتاب الایمان سے ہورہا ہے اور اختتام آداب درود شریف پر ہے۔ اس کے مطالعہ سے اسلامی مسائل، فضائل وآداب سے واقفیت ہوتی ہے جن کا جاننا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔ اس کتاب کو مساجد میں نمازوں کے بعد بطور درس بھی سنایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح متوسط دینی مدارس میں بھی شامل نصاب کیا جاسکتا ہے۔ اس کی اہمیت وافادیت کا اندازہ مطالعہ کے بعد ہی کیا جاسکتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولوی محمد نذیر خان سلمہ کی اس سعی کو محمود مقبول بنائے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر دے۔

المرقوم: 24/ جمادی الاولیٰ 1440ھ
31/ جنوری 2019ء

كتاب الايمان

کتاب الآداب

تعلق باللّٰہ جل جلالہ
کے آداب

فہرست عناوین

حقیقتِ ایمان

اسلام، ایمان، احسان

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے، اسکا کوئی ہمسر نہیں، وہ باپ اور بیٹا ہونے سے پاک ہے

بندوں پر اللہ کے حقوق

ذات باری تعالیٰ میں کھود کرید کرنا منع ہے

خدا کی ذات نہیں بلکہ اسکی نشانیوں میں غور وفکر کرنا چاہئے

شرک سب سے بڑا گناہ ہے

خدا کی ذات کو ہر چیز سے بے نیاز مانیں

ہر جگہ خدا کی حضوری کا یقین رکھیں

دل میں محبتِ خداوندی غالب رہے

کثرت سے ذکر الٰہی کریں

کلامِ الٰہی قرآنِ مجید سے مضبوط تعلق رکھیں

اپنے ہر کام میں خدا اور سول کی رضا مطلوب رکھیں

خدا کی ناراضگی سے بچیں

محبت کریں تو خدا کے لئے دشمنی کریں تو خدا کے لئے

خدا کی ذات پر توکل رکھیں

خدا کی ذات سے ہمیشہ حسنِ ظن رکھیں

حصولِ نفع اور دفعِ ضرر میں خدا کی ذات کو مددگار بنائیں

اپنے تمام امور کا مالک خدا ہی کو جانیں

مشیتِ خداوندی پر اعتماد رکھیں

اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہوں

رب کی عطا پر قناعت سے کام لیں

معاشی امور میں خدا کی ذات پر بھروسہ کریں

اپنے معاملات کو رب کے حوالے کریں

اللہ کی تقدیر پر راضی رہیں

اللہ کی ربوبیت پر اطمینان رکھیں

اللہ کو کسی کے پاس سفارشی نہ بنائیں

بیماری سے شفا کو رب کی عطا جانے

اللہ ہی کو عالم الغیب جانیں

اللہ کی طرف سے ہی حصولِ عزت اہم جانیں

اپنے کاموں میں خدا کے سامنے جوابدہی کا احساس رکھیں

ایمان پر استقامت رکھیں

جنت میں دیدارِ الٰہی نصیب ہونے کے طلبگار رہیں

حقیقتِ ایمان

عَنْ عَبْدِالسَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ أَبِيْ اَلصَّلْتَ اَلْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُوْسى الرِّضَا عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُم) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: اَلْإِيْمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَ قَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ۔ قَالَ أَبُو الصَّلْتِ لَوْ قُرِءَ هٰذَا الْإِسْنَادُ عَلٰى مَجْنُوْنٍ لَبَرَءَ۔

(سنن ابن ماجة، كتاب المقدّمة)

حضرت عبدالسلام بن صالح ابوالصلت هروی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہمیں حضرت علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا اور وہ ان کے والد حضرت (موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد (حضرت محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد (حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان دل سے جاننے، زبان سے کہنے اور اعضاء سے عمل کرنے کا نام ہے۔ ابوا لصلت فرماتے ہیں کہ اگر یہ سند کسی پاگل پر پڑھی جائے تو وہ (ان ناموں کی برکت سے) ٹھیک ہو جائیگا۔

اسلام، ایمان، احسان

عَنْ عُمَر بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَ لَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ) اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ) وَ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَ يُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ

السَّائِلِ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عُمَرُ! أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ، أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان' بَابُ معرفۃ الْإِيمَانِ، وَالْإِسْلَامِ، والقَدَرِ وَعَلَامَةِ السَّاعَةِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: اس درمیان کہ ہم ایک دن حضور رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ اچانک ہمارے پاس ایک شخص آیا جو انتہائی سفید کپڑے اور انتہائی کالے بالوں والا تھا، اس پر سفر کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے تھے اور نہ اسکو ہم میں سے کوئی جانتا تھا' یہاں تک کہ وہ (شخص) حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا، پس اپنے گھٹنوں کو آپ ﷺ کے گھٹنوں کے انتہائی قریب کیا اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنی زانوں پر رکھا اور عرض کیا: یا محمد (ﷺ) مجھے اسلام کے بارے میں خبر دیجئے؟ حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کر اور زکوۃ دے اور رمضان میں روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر اگر تو اس تک راستہ کی استطاعت رکھتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ (حضرت عمرؓ نے) فرمایا کہ ہم کو اس پر تعجب ہوا کہ وہ آپ ﷺ سے دریافت بھی کرتا ہے اور آپ ﷺ کی تصدیق بھی کرتا ہے۔ اس نے عرض کیا مجھے ایمان کے بارے میں خبر دیجئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو ایمان لا اللہ پر اور فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور تو ایمان لا اچھی اور بری تقدیر پر۔ اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے عرض کیا: مجھے احسان کے بارے میں خبر دیجئے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ کی عبادت ایسے کر گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے پس اگر تو اس کو نہیں دیکھتا (تو اس خیال کے ساتھ تو عبادت کر کہ) بے شک وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ اس نے عرض کیا مجھے قیامت کے بارے میں خبر دیجئے؟ تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس (قیامت) کے بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا (یعنی دونوں برابر جانتے ہیں کہ اسکے بارے میں پوچھان اور بتانا اللہ نے منع کیا ہے)۔ اس نے عرض کیا مجھے اس کی نشانیوں کے بارے میں خبر دیجئے؟ تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ کہ باندی اپنے آقا کو جنے گی اور یہ کے تو ننگے پیر، ننگے بدن، عیال دار، بکریاں چرانے والوں کو دیکھے گا کہ عمارتوں (کو بنانے) میں ایک دوسرے پر درازی لے جائینگے۔ (حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے) فرمایا کہ وہ شخص چلا گیا پس میں کچھ وقت رکا رہا پھر آپ (ﷺ) نے مجھ سے فرمایا: اے عمر کیا تم جانتے ہو کہ سائل کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اسکے رسول زیادہ جانتے ہیں، تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: بے شک وہ جبریل تھے تم کو تمہارا دین سکھانے کے لئے تمہارے پاس آئے تھے۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ، شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔

(صحيح مسلم، كتاب الايمان، بَابُ قولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، (۱) گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسکے بندے اور اسکے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکات ادا کرنا (۴) بیت اللہ کا حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے، اسکا کوئی ہمسر نہیں، وہ باپ اور بیٹا ہونے سے پاک ہے

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴ ۔

(سورۃ الاخلاص، الآیۃ: ۱۔۴)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (اے نبی مکرّم!) آپ فرما دیجئے: وہ اللہ ہے جو یکتا ہے۔ ۲) اللہ سب سے بے نیاز ہے۔ ۳) نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ پیدا کیا گیا ہے۔ ۴) اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللهُ تَعَالٰى: كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ۔ فَأَمَّا تَكْذِيبُهٗ إِيَّايَ فَقَوْلُهٗ: لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي۔ وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهٖ۔ وَأَمَّا شَتْمُهٗ إِيَّايَ فَقَوْلُهٗ: اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا۔ وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ، لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ۔

(صحيح البخاری، كتاب تفسير القرآن، بَابُ قَوْلِهٖ: وَامْرَأَتُهٗ حَمَّالَةُ الْحَطَبِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آدم کے بیٹے نے مجھے جھٹلا دیا جبکہ وہ اس کے لئے (مناسب) نہیں تھا، اس نے مجھے گالی دی جب کہ وہ اس کے لئے (مناسب) نہیں تھا۔ اب رہا اس کا مجھے جھٹلانا: پس اسکا یہ کہنا ہے کہ وہ (یعنی اللہ)

مجھے دوبارہ (زندہ) نہیں کریگا جس طرح کہ اس نے مجھے پہلی دفعہ پیدا کیا۔ حالانکہ پہلی دفعہ پیدا کرنا مجھ پر اس کو دوبارہ پیدا کرنے سے زیادہ آسان نہیں ہے (یعنی دونوں برابر ہیں)۔ اب رہا اسکا مجھے گالی دینا: پس اسکا یہ کہنا ہے کہ اللہ نے بیٹا بنالیا ہے۔ جبکہ میں یکتا ہوں، بے نیاز ہوں، نہ میرا کوئی بیٹا ہے اور نہ میں کسی کا بیٹا ہوں اور میرا کوئی ہمسر نہیں۔

بندوں پر اللہ کے حقوق

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ، قَالَ: فَقَالَ: يَا مُعَاذُ! تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰہِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰہِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَم۔ قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللّٰہِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوْا اللّٰہَ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ أَلَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ! أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، بَابُ مَنْ لَقِيَ اللهَ بِالْإِيمَانِ وَهُوَ غَيْرُ شَاكٍّ فِيهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَحُرِّمَ عَلَى النَّارِ)

حضرت مُعاذ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے ایک حمار پر بیٹھا تھا جسکو عُفیر کہا جاتا تھا، وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ جانتے ہو بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے اور اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: اللہ اور اسکے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں۔ اور اللہ عزوجل پر بندوں کا حق یہ ہے کہ وہ اس شخص کو عذاب نہ دے جو اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتا۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوش خبری نہ سناؤں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: انکو خوش خبری نہ سناؤ کہ کہیں وہ اسی پر بھروسہ کرنہ بیٹھیں۔

ذات باری تعالی میں کھود کرید کرنا منع ہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ وَلْيَنْتَهِ۔

(صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، بَابُ صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ تعالی عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے

ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے یہ چیز کس نے پیدا کی؟ یہ چیز کس نے پیدا کی؟ یہاں تک کہ وہ کہتا ہے اچھا تمہارے پروردگار کو کس نے پیدا کیا؟ جب یہاں تک نوبت پہونچے تو خدا کی پناہ لینا چاہئے اور (اس متعلق غور وفکر کا سلسلہ) ختم کر دینا چاہئے۔

خدا کی ذات نہیں بلکہ اسکی نشانیوں میں غور وفکر کرنا چاہئے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: تَفَكَّرُوْا فِي آلَاءِ اللهِ، وَ لَا تَفَكَّرُوا فِي اللهِ.

(المعجم الأوسط، بَابُ الْمِيم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ کی نشانیوں میں غور کرو، اللہ کی ذات میں غور نہ کرو۔

شرک سب سے بڑا گناہ ہے

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿١٣﴾ ۔(سورۃ لقمان، الآیۃ: ١٣)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَ هُوَ خَلَقَكَ، قُلْتُ: إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيْمٌ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ.

(صحيح البخاري، كِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: فَلاَ تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ [البقرة:22])

حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ کونسا گناہ اللہ کے پاس سب سے بڑا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ کے لئے کوئی شریک بنائے جب کہ اس نے تجھ کو پیدا کیا، تو میں نے عرض کیا بے شک وہ بالضرور بڑا (گناہ) ہے، میں نے عرض کیا پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں نے عرض کیا: پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

خدا کی ذات کو ہر چیز سے بے نیاز مانیں

قَالَ اللہُ تَعَالٰی: یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۶﴾ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ﴿۱۷﴾ (سورۃ الفاطر' الآیۃ:۱۵)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز' تعریف کے لائق ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں فنا کردے اور ایک نئی مخلوق پیدا کردے۔ اور یہ بات اللہ کے لئے کچھ مشکل نہیں۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: یَقُوْلُ اللہُ تَعَالٰی: یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُهٗ فَسَلُوْنِیْ الْهُدٰی اَهْدِکُمْ' وَ کُلُّکُمْ فَقِیْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَیْتُ فَسَلُوْنِیْ اَرْزُقْکُمْ' وَ کُلُّکُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَیْتُ' فَمَنْ عَلِمَ مِنْکُمْ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَی الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِیْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِیْ۔ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَ آخِرَکُمْ وَ حَیَّکُمْ وَ مَیِّتَکُمْ وَ رَطْبَکُمْ وَ یَابِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِيْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ' وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَ آخِرَکُمْ وَ حَیَّکُمْ وَ مَیِّتَکُمْ وَ رَطْبَکُمْ وَ یَابِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰی اَشْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ۔ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَ آخِرَکُمْ وَ حَیَّکُمْ وَ مَیِّتَکُمْ وَ رَطْبَکُمْ وَ یَابِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِنْکُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِیَّتُهٗ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ سَائِلٍ مِنْکُمْ مَا سَأَلَ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ اِلَّا کَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِیْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا اِلَیْهِ۔ ذٰلِکَ بِاَنِّيْ جَوَادٌ مَاجِدٌ أَفْعَلُ مَا اُرِیْدُ' عَطَائِیْ کَلَامٌ وَ عَذَابِیْ کَلَامٌ اِنَّمَا أَمْرِیْ لِشَیْئٍ اِذَا أَرَدْتُهٗ أَنْ أَقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔

(سنن الترمذی' کتاب صفة القیامة والرقائق والورع)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: اے میرے بندو تم سب کے سب گمراہ ہو مگر جسے میں نے ھدایت دی' پس تم مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ھدایت دوں گا، تم سب کے سب فقیر ہو مگر جس کو میں نے غنی کیا' پس تم مجھ سے روزی مانگو میں تمہیں روزی دونگا، تم سب کے سب گنہگار ہو مگر جسے میں نے معاف کیا' لھذا جس کو یہ معلوم ہو گیا کہ میں بخش دینے پر قدرت رکھتا ہوں اور اس نے مجھ سے بخشش چاہی تو میں اسے بخش دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اور اگر تم میں کے اگلے اور

پچھلے،تم میں کے زندے اورتم میں کے مردے،تم میں کے تر اورخشک سب کے سب میرے بندوں میں سے کسی بندہ کے انتہائی پرہیز گار دل پر جمع ہوجائیں (یعنی ان سب کا دل اس شخص کے دل کی طرح ہوجائے) تو اس سے میری بادشاہت وسلطنت میں ایک مچھر کے پَر کے برابربھی اضافہ نہیں ہوگا۔اوراگرتم میں کے اگلے اورپچھلے،تم میں کے زندے اورتم میں کے مردے،تم میں کے تر اورخشک سب کے سب میرے بندوں میں سے کسی بندہ کے انتہائی شقی دل پرجمع ہوجائیں (یعنی ان سب کا دل اس شخص کے دل کی طرح ہوجائے) تو وہ میری بادشاہت وسلطنت میں ایک مچھر کے پر کے برابربھی کمی نہیں کرسکتا ۔اوراگرتم میں کے اگلے پچھلے' تم میں کے جن وانس' تم میں کے مردے زندے اورتم میں کے خشک وتر ایک زمین میں جمع ہوجائیں اورتم میں سے ہرانسان دل کھول کر مانگے اورمیں ہرایک کوجتناوہ مانگتاہے دیدوں تواس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی نہیں ہوگی مگراتناجتنا کہ تم میں سے کوئی سمندر کے پاس سے گذرا اوراس میں سوئی ڈبویا پھراس کواپنی طرف اٹھایا۔اور یہ سب اس لئے کہ میں سخی ہوں' بڑی بزرگی والا ہوں' جو چاہتا ہوں کرگزرتا ہوں۔میرا عطا کرنا صرف کہہ دیناہے' میراعذاب کہد یناہے' کسی چیز کے لئے میرا حکم جب میں اس کا وجود چاہتاہوں تو یہ ہے کہ کہہ دیتاہوں کہ ہوجاتو وہ ہوجاتی ہے۔

ہرجگہ خدا کی حضوری کا یقین رکھیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ(سورۃالحدید'الآیۃ:۴)

اللہ تعالی نے ارشادفرمایا:وہ (یعنی اللہ) تمہارے ساتھ ہےتم جہاں کہیں ہو۔اور جو کچھ تم کررہے ہو اللہ اسکو دیکھ رہاہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: »إِنَّ أَفْضَلَ الْإِيمَانِ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ اللّٰہَ مَعَكَ حَيْثُمَا كُنْتُ۔

(المعجم الأوسط'بَابُ الْمِيمِ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ ایمان کاافضل درجہ یہ ہیکہ تم (اچھی طرح) جان لوکہ تم جہاں کہی ہواللہ تمہارے ساتھ ہے۔

دل میں محبتِ خداوندی غالب رہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَالَّذِینَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ۔(سورۃ البقرۃ، الآیۃ:۱۶۵)

اللہ تعالی نے ارشادفرمایا: جولوگ ایمان والے ہوتے ہیں انہیں اللہ کی محبت سب سے بڑھ کر ہوتی ہے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِیمَانِ: مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُولُہُ أَحَبَّ إِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا یُحِبُّہُ إِلَّا لِلّٰہِ، وَمَنْ یَکْرَهُ أَنْ یَعُودَ فِي الْکُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَهُ أَنْ یُلْقٰی فِي النَّارِ۔

(صحیح البخاري، کِتَابُ الإِیمَانِ، بَابُ حَلَاوَةِ الإِیمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین چیزیں جس کسی میں ہوگی تو وہ ان کے سبب ایمان کی مٹھاس پالیگا: (۱) جس کے پاس اللہ اور اسکے رسول انکے علاوہ سے زیادہ محبوب ہوجائیں (۲) جوکسی بندہ سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لئے محبت کرے (۳) جوکفر کی طرف لوٹ کر جانے کو۔ بعد اسکے کہ اللہ نے اس سے بچالیا۔ ایسا ہی ناپسند کرے جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ لِلّٰہِ وَأَبْغَضَ لِلّٰہِ وَأَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْإِیمَانَ۔

(سنن أبي داود"کِتَابُ السُّنَّةِ، بَابُ الدَّلِیلِ عَلَی زِیَادَةِ الْإِیمَانِ وَنُقْصَانِهِ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکوئی اللہ کی خاطر محبت کرتا ہے، اللہ کی خاطر بغض کرتا ہے، اللہ کی خاطر دیتا ہے اور اللہ کی خاطر روکتا ہے تو اس نے ایمان کو مکمل کرلیا

کثرت سے ذکر الٰہی کریں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا(سورۃ الاحزاب، الآیۃ:۴۱)

اللہ تعالی نے ارشادفرمایا: اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی: اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰہُ

لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (سورة الاحزاب'الآية:۳۵)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، اور مومن مرد اور مومن عورتیں، اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، اور صدق والے مرد اور صدق والی عورتیں، اور صبر والے مرد اور صبر والی عورتیں، اور عاجزی والے مرد اور عاجزی والی عورتیں، اور صدقہ وخیرات کرنے والے مرد اور صدقہ وخیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، اللہ نے ان سب کے لئے بخشش اور عظیم اجر تیار فرما رکھا ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ، مَثَلُ الحَيِّ وَالمَيِّتِ۔

(صحيح البخاري'كِتَابُ الدَّعَوَاتِ'بَابُ فَضْلِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے رب کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے۔

کلامِ الٰہی قرآنِ مجید سے مضبوط تعلق رکھیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝۳۰

(سورة الفرقان'آيت:۳۰)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: اور رسولِ (اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عرض کریں گے: اے رب! بیشک میری قوم نے اس قرآن کو بالکل ہی چھوڑ رکھا تھا۔

عَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ! لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ' وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ' وَأَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ' وَلَا تَعْجَلُوْا ثَوَابَهُ فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا۔

(شعب الإيمان'باب تعظيم القرآن'فصل في ادمان القرآن)

حضرت عبیدہ مُلیکی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جو صحابی رسول تھے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ مت بناؤ (کہ اسکی تلاوت کرنا چھوڑ کر سو جاؤ بلکہ) قرآن کو رات دن

اسکے پورے حقوق اور آداب کے ساتھ پڑھا کرو۔ اور قرآن کی اشاعت کرو اور قرآن کو خوش آوازی سے پڑھا کرو اور قرآن میں جو (کھلی نشانیاں ہیں، اور جو وعدے اور وعیدیں ہیں اور جو اسرار) ہیں ان میں غور و فکر کیا کرو۔ تاکہ تم کو فلاح اور کامیابی حاصل ہو اور دنیا میں اس کا بدلہ طلب کرنے میں عجلت نہ کرو اسلئے کہ (اللہ کے پاس) اس (قرآن کی تلاوت اور اس کے حقوق کی ادائیگی) کا (بہت بڑا) ثواب ہے۔

اپنے ہر کام میں خدا اور رسول کی رضا مطلوب رکھیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (سورۃ البینۃ، الآیۃ: ۵)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: انہیں یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ دین میں اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ (سورۃ التوبۃ، الآیۃ: ۶۲)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: اللہ اس کے رسول زیادہ حقدار ہیں کہ اسے راضی کیا جائے۔

عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ، وَإِلَى رَسُوْلِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ، وَإِلَى رَسُوْلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

(سنن ابن ماجہ "کِتَابُ الزُّھْدِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہیں اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو وہ نیت کرے گا۔ پس جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے ہجرت کرے گا تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی اور جو کوئی دنیا کمانے کے لیے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہجرت کرے گا تو اس کی ہجرت ان ہی کاموں کے لیے ہوگی جن کی طرف وہ ہجرت کیا۔

خدا کی ناراضگی سے بچیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۔ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۔ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۔ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى (سورۃ النازعات، الآیۃ: ۴۰)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: تو جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو (آخرت پر) ترجیح دیا تو دوزخ اسکا ٹھکانا ہے اور

جو شخص اپنے پروردگار کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکے رکھا تو اسکا ٹھکانا جنت ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(شعب الإيمان‘ الخوف من الله)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑی دانشمندی اللہ (کی ناراضگی) سے ڈرنا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! فِي هَذِهِ الْآيَةِ: وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا آتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلٰى رَبِّهِمْ رَاجِعُوْنَ (سورة المؤمنون‘ الآية: ٦٠) يَا رَسُولَ اللهِ! هُوَ الَّذِي يَسْرِقُ وَيَزْنِي وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ، وَهُوَ يَخَافُ اللهَ؟ قَالَ: لَا يَا بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ، وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يُصَلِّي وَيَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُ وَهُوَ يَخَافُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل‘ مسند النساء)

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس آیت کے متعلق (آپ کیا فرماتے ہیں) ''وہ لوگ جو (اللہ کی راہ میں) جو کچھ دیتے ہیں اور (اس پر بھی) انکے دل اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انکو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ وہ شخص (مراد) ہے جو چوری کرتا ہے‘ زنا کرتا ہے اور شراب پیتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں اے بنتِ ابوبکر‘ اے بنتِ صدیق! بلکہ وہ شخص ہے جو نماز پڑھتا ہے‘ روزہ بھی رکھتا ہے اور صدقہ بھی کرتا ہے اور (اسکے ساتھ) اللہ سے ڈرتا بھی ہے (کہ کہیں وہ رد نہ ہو جائیں)

محبت کریں تو خدا کے لئے، دشمنی کریں تو خدا کے لئے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَدْرُوْنَ أَيُّ عُرَى الْإِيمَانِ أَوْثَقُ؟ قُلْنَا: اَلصَّلَاةُ‘ قَالَ: اَلصَّلَاةُ حَسَنَةٌ وَلَيْسَ بِذَاكَ- قُلْنَا: اَلصِّيَامُ۔ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى ذَكَرْنَا الْجِهَادَ، فَقَالَ :مِثْلَ ذٰلِكَ‘ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

:أَوْثَقُ عُرَى الْإِيمَانِ اَلْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ۔

(مسند أبي داود الطيالسي' اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے' آپ نے فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر تھے' آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو ایمان کی کونسی رسی زیادہ مضبوط ہے؟ ہم نے عرض کیا: نماز۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز اچھی چیز ہے لیکن وہ نہیں ہے۔ ہم نے کہا: روزہ۔ آپ نے اسی طرح فرمایا' یہاںتک کہ ہم نے جہاد کا ذکر کیا تو آپ نے اسی طرح فرمایا' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان کی مضبوط رسی: اللہ کی خاطر محبت کرنا اور اللہ کی خاطر دشمنی کرنا ہے۔

خدا کی ذات پر توکّل رکھیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

(سورۃ التوبۃ' الآیۃ: ۵۱)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: آپ فرما دیجئے کہ ہم کو کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی بجز اسکے جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی ہے۔ وہی ہمارا کارساز ہے۔ اور ایمان والوں کو چاہئے کہ وہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةً، فَمَنِ اتَّبَعَ قَلْبُهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا، لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِأَيِّ وَادٍ أَهْلَكَهُ، وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ التَّشَعُّبَ.

(سنن ابن ماجۃ' كِتَابُ الزُّهْد' بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْيَقِينِ)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا: بلاشبہ ابن آدم کے دل کا (رنج وفکر کی) ہر وادی میں ایک حصہ ہوتا ہے۔ پس جو کوئی اپنے دل کو ان حصوں کے تابع (یعنی ان میں مشغول) کردیتا ہے تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ وہ جس وادی میں چاہے اسکو ہلاک کرے۔ اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ اسکے (رنج وفکر کے تمام) حصوں کے لئے کافی ہوجاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ، فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ،

وَالنَّبِيَّ لَيسَ مَعَهُ أَحَدٌ، وَرَأَيتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ، فَرَجَوتُ أَنْ تَكُونَ أُمَّتِي، فَقِيلَ: هٰذَا مُوسٰى وَقَومُهُ، ثُمَّ قِيلَ لِيْ: اُنْظُرْ، فَرَأَيتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ، فَقِيلَ لِيْ: اُنْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، فَرَأَيتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ، فَقِيلَ: هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيرِ حِسَابٍ۔ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ، فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ، وَلٰكِنَّا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَايَتَطَيَّرُوْنَ، وَلَايَسْتَرْقُوْنَ، وَلَايَكْتَوُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ۔ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا؟ فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

(صحيح البخاري "كِتَابُ الطِّبِّ" بَابُ مَنِ اكْتَوَى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ، وَفَضْلِ مَنْ لَمْ يَكْتَوِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک دن حضور رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمائے: مجھ پر امتیں پیش کی گئیں، پس ایک نبی گزرنے لگےتو ان کے ساتھ ایک ہی شخص تھا' اور ایک نبی جن کے ساتھ دو آدمی تھے، اور ایک نبی جنکے ساتھ ایک جماعت تھی' اور ایک نبی جن کے ساتھ ایک شخص بھی نہیں تھا' پھر میں ایک اس قدر بڑی جماعت کو دیکھا جو فضا کے کنارے کو بھر دی تھی تو میں امید کیا کہ وہ میری امت ہوگی۔ تو کہا گیا یہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ ہیں۔ پھر مجھ سے کہا گیا دیکھئے! تو میں اس قدر بڑی جماعت کو دیکھا جو فضا کے کناروں کو بھر دی ہے' پھر مجھ سے کہا گیا ادھر اور ادھر دیکھئے! تو میں اس قدر بڑی جماعت دیکھا جو فضاء کے کناروں کو بھر دی تھی۔ تو کہا گیا یہ آپ کی امت ہے' اور ان کے ساتھ ستر ہزار وہ لوگ ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ پھر لوگ منتشر ہو گئے اور ان سے (۷۰ ہزار افراد کی) وضاحت نہیں کی گئی۔ پس صحابہ (اس متعلق) آپس میں ذکر کرنے لگے اور کہنے لگے کہ (یہ ہم تو ہو نہیں سکتے کیونکہ) ہم تو زمانہء شرک میں پیدا ہوئے ہیں اگرچہ کہ ہم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ یہ تو ہماری اولاد ہی ہوگی۔ یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو فال نہیں نکالتے، منتر نہیں کرتے، داغ نہیں لیتے اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں ان میں ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا: ہاں۔ ایک اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: کیا میں ان میں سے ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

خدا کی ذات سے ہمیشہ حسنِ ظن رکھیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى تَعَالٰى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِيْ، فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ التَّوْحِيدِ، بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: {وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ} [آل عمران:٢٨])

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی ارشادفرماتا ہے: میں میرے بندے کے میرے ساتھ کئے ہوئے گمان کے ساتھ ہوں، اور میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے، پس اگر وہ تنہائی میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی تنہائی میں اسکا ذکر کرتا ہوں، اور اگر کسی جماعت میں وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں ان سے بہتر جماعت (ملائکہ) میں اسکا ذکر کرتا ہوں، اگر وہ ایک بالشت میرے (اطاعت کے) قریب ہوتا ہے تو میں (یعنی میری رحمت) ایک ہاتھ قریب ہوجاتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوجاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کرآتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کرآجاتا ہوں۔

حصولِ نفع اور دفعِ ضرر میں خدا کی ذات کو مددگار بنائیں

قَالَ اللهُ تَعَالٰی: مَآ أَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ (سورۃ التغابن، الآیۃ:١١)

اللہ تعالی نے ارشادفرمایا: کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی مگراللہ کے حکم سے۔

قَالَ اللهُ تَعَالٰی: وَإِنْ يَّمْسَسْكَ اللهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ إِلَّا هُوَ ۚ وَإِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ط يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ط وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۃ یونس، الآیۃ:١٠٧)

اللہ تعالی نے ارشادفرمایا: اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تمہارے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو کوئی اس کے فضل کو ردّ کرنے والا نہیں۔ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا ہے، اور وہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

يَوْمًا، فَقَالَ: يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، اِحْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَنْ يَضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ.

(سنن الترمذي'أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' آپ نے فرمایا کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کے پیچھے (سواری پر سوار) تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا: اے لڑکے میں تجھے کچھ باتیں سکھاتا ہوں: تُو اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت کریگا۔تو اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر تو اس (کی مدد) کو اپنے سامنے پائے گا۔جب تو مانگ تو اللہ سے مانگ' جب تو مدد طلب کر تو اللہ سے طلب کر۔اور جان لے کہ اگر ساری قوم کسی چیز کے ذریعہ تجھکو فائدہ پہنچانے پر اکھٹا ہوجائے تو تجھے اتنا ہی فائدہ پہنچائے گی جتنا کہ اللہ تیرے لئے (تقدیر میں) لکھ دیا ہے۔اور اگر وہ کسی چیز کے ذریعہ تجھکو نقصان پہنچانے پر اکھٹا ہوجائے تو تجھے اتنا ہی نقصان پہنچائے گی جتنا کہ اللہ تیرے لئے (تقدیر میں) لکھ دیا ہے۔(تقدیر لکھنے والے) قلم اٹھا لئے گئے' اور صحیفے سوکھ گئے۔

اپنے تمام امور کا مالک خدا ہی کو جانیں

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: إِنَّمَآ أَمْرُهُۥٓ إِذَآ أَرَادَ شَيْـًٔا أَن يَقُولَ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ۝ فَسُبْحَـٰنَ ٱلَّذِى بِيَدِهِۦ مَلَكُوتُ كُلِّ شَىْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝٨٣ ۔(سورۃ یٰس'الآیۃ:۸۳)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اسکی شان یہ ہیکہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرمادیتا ہے کہ ہوجا' بس وہ ہوجاتی ہے۔پس پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: تَبَـٰرَكَ ٱلَّذِى بِيَدِهِ ٱلْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ۝١ (سورۃ الملک'الآیۃ:۱)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وہ ذات نہایت بابرکت ہے جس کے دستِ (قدرت) میں (تمام جہانوں کی) سلطنت ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ وَكَانَتْ تَخْدِمُ بَعْضَ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ أَنَّ ابْنَۃَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ حَدَّثَتْھَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُھَا فَیَقُوْلُ قُوْلِيْ حِیْنَ تُصْبِحِیْنَ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ، مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ ،وَ مَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ، أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ، وَ أَنَّ اللّٰہَ قَدْ أَحَاطَ بِکُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا" فَإِنَّہٗ مَنْ قَالَھُنَّ حِیْنَ یُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰی یُمْسِيَ وَ مَنْ قَالَھُنَّ حِیْنَ یُمْسِيْ حُفِظَ حَتّٰی یُصْبِحَ۔

(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی 'بَابُ مَا یَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحَ)

حضرت عبدالحمید مولیٰ بنی ہاشم سے روایت ہے کہ ان سے ان کی والدہ نے جوحضوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک صاحبزادی کی خدمت کیا کرتی تھیں بیان کیا کہ حضوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے بیان کیا کہ حضوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں سکھاتے اورفرماتے کہ جب تم صبح کروتو کہو "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ، مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ ،وَ مَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ، أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ، وَ أَنَّ اللّٰہَ قَدْ أَحَاطَ بِکُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا"۔(اللہ پاک ہیں اوراس کی تعریف کے ساتھ(صبح کرتا' کرتی ہوں)نہیں ہے(نیک کام کرنے کی)طاقت اور(برائی سے بچنے کی)قوت مگراللہ کی مدد سے'جواللہ نے چاہاوہ ہوااور جو وہ نہیں چاہے گانہیں ہوگا'میں جانتاہوں کہ اللہ تعالی ہر چیز پرقدرت رکھتا ہے'اور بلاشبہ اللہ تعالی ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے)جوان کوصبح کے وقت پڑھتا ہے شام تک اس کی (ہرقسم کے شرور سے) حفاظت کی جاتی ہےاور جوان کلمات کوشام کے وقت کہےصبح تک اس کی(ہرقسم کےشرورسے)حفاظت کی جاتی ہے۔

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ بُرْقَانَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ: مَا شَاءَ اللّٰہُ' لَا مَا شَاءَ النَّاسُ، یُرِیْدُ اللّٰہُ أَمْرًا وَیُرِیْدُ النَّاسُ أَمْرًا' مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَ لَوْ کَرِہَ النَّاسُ، لَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدَ اللّٰہُ وَ لَا مُبَعِّدَ لِمَا قَرَّبَ اللّٰہُ، وَ لَا یَکُوْنُ شَيْءٌ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰہِ۔

(المعجم الکبیر 'باب العین' خُطْبَۃُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَمِنْ کَلَامِہٖ)

حضرت معمر بن برقان سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: جواللہ چاہے وہ ہوتا ہے نہ کہ جولوگ چاہے'اللہ کسی معاملہ کاارادہ فرماتا ہے اورلوگ کسی اور معاملہ کا ارادہ کرتے ہیں تو وہی ہوتا ہے جواللہ نے چاہااگر چہ لوگ اسکوناپسند کریں' جس چیز کواللہ دور کردے اسکوکوئی قریب نہیں کرسکتا اورجسکواللہ قریب کردے اسکوکوئی دورنہیں کرسکتا' اورکوئی چیز بغیرحکمِ خداکے نہیں ہوتی۔

مشیتِ خداوندی پر اعتماد رکھیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :وَمَا تَشَاءُوْنَ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ (سورۃالتکویر'الآیۃ:۲۹)

اللہ تعالی نے ارشادفرمایا: اورتم کچھ نہیں چاہ سکتے جب تک کہ اللہ رب العالمین نہ چاہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ، وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ، فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ۔ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ.

(صحیح مسلم'کتاب الْقَدَرِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ظاہر اور باطن کے اعتبار سے) طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ کو زیادہ پسند ہے۔ ہر چیز میں (مصیبت ہو کہ راحت) خیر ہے۔ تم اس چیز کی حرص رکھو جو تم کو نفع دے۔ اللہ سے مدد طلب کرو اور کمزور نہ بنو۔ اور گر تم کو کوئی چیز پہنچے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں (ایسا) کرتا تو ایسا ایسا ہوتا۔ بلکہ یہ کہو کہ اللہ کی تقدیر ہے اس نے جو چاہا کیا۔ کیونکہ ''اگر'' (کالفظ) شیطان کے عمل (دخل) کو کھولتا ہے۔

اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۃالزمر'الآیۃ:۵۳)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: آپ فرمادیجئے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بلاشبہ اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بلاشبہ وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهٗ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اِسْتِخَارَةَ اللّٰهِ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَه.

(سنن الترمذي'أَبْوَابُ الْقَدَرِ)

حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابن

آدم کی نیک بختی میں سے ہے کہ وہ اللہ کے فیصلے پر راضی رہے' ابن آدم کی بدبختی میں سے ہے کہ وہ اللہ سے استخارہ (یعنی خیر طلب کرنے) کو چھوڑ دے' ابن آدم کی بدبختی میں سے ہے کہ وہ اللہ کے فیصلے پر ناراض ہو جائے۔

رب کی عطا پر قناعت سے کام لیں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ: شُحٌّ مُطَاعٌ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ مِنَ الْخُيَلَاءِ، وَثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ: اَلْعَدْلُ فِيْ الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَالْقَصْدُ فِيْ الْغِنَى وَالْفَاقَةِ، وَمَخَافَةُ اللّٰهِ فِيْ السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ.

(المعجم الأوسط "بَابُ الْمِيمِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ تعالی عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں: کنجوسی جسکی اطاعت کی جائے' خواہشات جن کی اتباع کی جائے اور آدمی کا تکبر سے خود پسند ہونا۔ اور تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں: خوشی اور غصہ میں انصاف کرنا' مالداری اور تنگدستی میں (خرچ کرنے میں) درمیانی چال اختیار کرنا' باطن اور ظاہر میں اللہ سے ڈرنا۔

معاشی امور میں خدا کی ذات پر بھروسہ کریں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۳۷ (سورة آل عمران' الآية: ۳۷)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّورُ' لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ۔

(صحيح مسلم' كِتَابُ الْإِيمَانِ' بَابٌ فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ (حضور) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ باتوں کے ساتھ

ہمارے درمیان (خطاب کے لئے) کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عز وجل نہیں سوتا اور سونا اسکے (شان) کے لائق نہیں، وہ (رزق کے) ترازو کو جھکاتا ہے اور بلند کرتا ہے، رات کا عمل دن کے عمل سے پہلے اسکے پاس پہنچادیئے جاتے ہیں اور دن کا عمل رات کے عمل سے پہلے۔ اسکا حجاب نور ہے، اگر وہ اپنے حجاب کو ہٹادے تو اسکی ذات کی تجلیات اسکی مخلوق کو حدِ نگاہ تک جلا ڈالے گی۔

اپنے معاملات کو رب کے حوالے کریں

قَالَ اللہُ تَعَالٰی: وَاُفَوِّضُ اَمۡرِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ﴿۴۴﴾ (سورۃ الغافر، الآیۃ: ۴۴)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ بندوں کو دیکھنے والا ہے۔

عَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: خَمْسٌ مِنَ الْإِيمَانِ: مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْهُ فَلَا إِيمَانَ لَهُ: اَلتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللهِ، وَ الرِّضَا بِقَضَاءِ اللهِ وَ التَّفْوِيضُ إِلٰى أَمْرِ اللهِ وَ التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ وَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى۔

(مسند البزار، مُسْنَدُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ رضی اللہ تعالی عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں ایمان سے تعلق رکھتی ہیں اور جس کسی میں اس میں سے کوئی چیز بھی نہ ہو تو اسکا ایمان (کامل) نہیں: اللہ کے حکم کو تسلیم کرنا، اللہ کے فیصلے پر راضی رہنا، (اپنے معاملات کو) اللہ کے حکم کے حوالے کرنا، اللہ پر توکل کرنا اور اوّلِ صدمہ کے وقت صبر کرنا۔

اللہ کی تقدیر پر راضی رہیں

قَالَ اللہُ تَعَالٰی: وَلَوۡ اَنَّہُمۡ رَضُوۡا مَاۤ اٰتٰىہُمُ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ ۙ وَقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰہُ سَیُؤۡتِیۡنَا اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ وَرَسُوۡلُہٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَی اللّٰہِ رٰغِبُوۡنَ ﴿۵۹﴾ (سورۃ التوبۃ، الآیۃ: ۵۹)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ لوگ اس پر راضی ہوجاتے جو ان کو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عطا فرمایا تھا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول (ﷺ مزید) عطا فرمائے گا۔ بیشک ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، حَتّٰى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْقَدَرِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الإِيمَانِ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بندہ مومن نہیں ہوتا یہاں تک کہ خیر اور شر کی تقدیر پر ایمان لائے، یہانتک کہ اس بات کو جان لے کہ جو چیز اس کو پہنچی ہے وہ اس سے چھوٹنے والی نہیں تھی اور جو چیز اس سے چھوٹی ہے وہ اسکو پہنچنے والی نہیں تھی۔

عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْتَلِي الْعَبْدَ بِمَا أَعْطَاهُ، فَمَنْ رَضِيَ بِمَا آتَاهُ اللهُ بَارَكَ لَهُ وَوَسَّعَهُ، وَمَنْ لَمْ يَرْضَ لَمْ يُبَارِكْ فِيهِ وَلَمْ يَسَعْهُ۔

(الآداب للبيهقي، بَابُ فَضْلِ الرِّضَا بِقَضَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)

(قبیلہ) بنو سُلَیم کے ایک صاحب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل اپنی عطا کے ذریعہ بندہ کو آزماتا ہے، پس جو کوئی اللہ کی دی ہوئی چیزوں پر راضی رہتا ہے تو اللہ تعالی اسکو برکت دیتا اور کشادگی دیتا ہے اور جو راضی نہیں ہوتا تو اس (عطا کردہ چیز) میں برکت نہیں دیتا اور اس میں کشادگی نہیں کرتا۔

اللہ کی ربوبیت پر اطمینان رکھیں

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٣﴾

(سورۃ الاحقاف، آیت: ۱۳)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر انہوں نے استقامت اختیار کی تو ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ، مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْإِيمَانِ)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ایمان کا مزہ چکھ لیا (وہ شخص): جو راضی ہو گیا اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر۔

اللہ کو کسی کے پاس سفارشی نہ بنائیں

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْاَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْاَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ. سُبْحَانَ اللّٰهِ. فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وُجُوْهِ أَصْحَابِهٖ. ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ اِنَّهٗ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى أَحَدٍ، شَاْنُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ، وَيْحَكَ أَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ؟ اِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمٰوٰتِهٖ هٰكَذَا. وَقَالَ بِاِصْبَعِهٖ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ. وَاِنَّهٗ لَيَئِطُّ اَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ.

(رواہ أبوداود، کتاب السنۃ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بدوی شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جانیں مشقت میں پڑ گئیں ہیں، بال بچے بھوکے ہو گئے ہیں، مال برباد ہو گئے ہیں اور جانور ہلاک ہو گئے ہیں پس آپ اللہ سے ہمارے لئے بارش طلب کیجئے، بے شک ہم آپ کو اللہ کے پاس سفارش کرنے والا بناتے ہیں اور اللہ کو آپ کے پاس سفارش کرنے والا بناتے ہیں۔ یہ سن کر (تعجب سے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ، سبحان اللہ، پس آپ ﷺ تسبیح فرماتے رہے یہاں تک کہ یہ (تعجب کی کیفیت) آپ ﷺ کے صحابہ کے چہروں میں محسوس کی گئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہو بے شک اللہ کو کسی کے پاس سفارش کرنے والا نہیں بنایا جا سکتا، اللہ کی شان اس سے برتر ہے، تجھ پر افسوس ہو کیا تو جانتا ہے اللہ (کی شان) کیا ہے؟ بے شک اسکا عرش اسکے آسمانوں پر اس طرح ہے، اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ فرمایا کہ اس پر گنبد کی طرح ہے اور بے شک وہ اس (ذات سبحانہ) کی وجہ سے ایسے چرچرا رہا ہے جیسا کہ کجاوہ سوار کی وجہ سے چرچراتا ہے۔

بیماری سے شفا کو رب کی عطا جانیں

قَالَ اللهُ تَعَالٰی: وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ (سورۃ الشعراء، آیت: ۸۰)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور جب میں بیمار ہوجاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ، قَالَ: أَذْهِبِ البَاسَ رَبَّ النَّاسِ، اِشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

(صحیح البخاري، کِتَابُ المَرْضٰی، بَابُ دُعَاءِ العَائِدِ لِلْمَرِيضِ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی مریض کے پاس (عیادت کے لئے) تشریف لاتے، یا مریض کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (دعا میں) یہ کہتے: أَذْهِبِ البَاسَ رَبَّ النَّاسِ، اِشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (اے! لوگوں کے رب! بیماری کو لے جا، شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا ہی شفا ہے، ایسی شفا (عطا فرما) کہ وہ کسی بھی بیماری کو نہ چھوڑے)۔

اللہ ہی کو عالم الغیب جانیں

قَالَ اللهُ تَعَالٰی: عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾ (سورۃ الانعام، آیت: ۷۳)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (وہی) ہر پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے، اور وہی بڑا حکمت والا خبردار ہے۔

قَالَ اللهُ تَعَالٰی: عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ أَحَدًا ﴿۲۶﴾ إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَإِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾۔ (سورۃ الجن، آیت: ۲۶-۲۷)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (وہ) غیب کا جاننے والا ہے، پس وہ اپنے غیب پر کسی (عام شخص) کو مطلع نہیں فرماتا۔ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (اُنہی کو مطلع علی الغیب کرتا ہے کیونکہ یہ خاصۂ نبوت اور معجزۂ رسالت ہے)، تو بے شک وہ اس (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آگے اور پیچھے (علمِ غیب کی حفاظت کے لئے) نگہبان مقرر فرما دیتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مُرْنِي

بِكَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ، قَالَ: قُلْ: اَللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ۔ قَالَ: قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہیکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسے کلمات کا حکم فرمایئے کہ جنہیں میں صبح، شام پڑھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ۔ (اے اللہ! آسمانوں اورزمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اورظاہر کو جاننے والے، ہر چیز کا رب اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تیری پناہ مانگتا ہوا پنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اسکے شرک سے)۔

اللہ کی طرف سے ہی حصول عزت اہم جانیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ (سورہ آل عمران، آیت: ۲۶)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: (اے حبیب! یوں) عرض کیجئے: اے اللہ، سلطنت کے مالک! تُو جسے چاہے سلطنت عطا فرمادے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تُو جسے چاہے عزت عطا فرما دے اور جسے چاہے ذلّت دے، ساری بھلائی تیرے ہی دستِ قدرت میں ہے، بیشک تُو ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِيْ فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔

(سنن أبي داود، كِتَاب الصَّلَاةِ، بَاب الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ (آپ نے فرمایا) مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

چند کلمات سکھلائے کہ میں جنہیں وتر میں پڑھوں: اَللّٰھُمَّ اھْدِنِيْ فِیمَنْ ھَدَیْتَ، وَعَافِنِيْ فِیمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِيْ فِیمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِكْ لِي فِیمَا أَعْطَیْتَ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ، إِنَّك تَقْضِيْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ، وَإِنَّهُ لَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ، وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ۔ (اے اللہ! تو مجھے ہدایت دے ان لوگوں کے ساتھ جنکو تو نے ہدایت دی، مجھے عافیت عطا فرما ان لوگوں کے ساتھ جنکو تو نے عافیت عطا فرمائی، میرا نگہبان ہو جا ان لوگوں کے ساتھ جنکا تو نگہبان ہوا، اور میرے لئے برکت عطا فرما اس میں جو تو نے عطا فرمایا، مجھے اس چیز کے شر سے بچا جسکا تو نے فیصلہ کیا، کیونکہ تو فیصلہ کرتا ہے، تجھ پر فیصلہ نہیں کیا جاتا، وہ ذلیل نہیں ہوسکتا جسکا تو دوست بن جائے اور وہ عزت نہیں پا سکتا جس سے تو عداوت رکھے، اے ہمارے رب! تیری ذات بابرکت اور بلند ہے۔

اپنے کاموں میں خدا کے سامنے جوابدہی کا احساس رکھیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ۝۲۱

۔(سورۃ الرعد، آیت: ۲۱)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور جو لوگ ان سب (حقوق اللہ، حقوق الرسول، حقوق العباد اور اپنے حقوقِ قرابت) کو جوڑے رکھتے ہیں، جن کے جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم فرمایا ہے اور اپنے رب کی خشیّت میں رہتے ہیں اور برے حساب سے خائف رہتے ہیں۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰی وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلٰی، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰی، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰی وَنَسِيَ الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهٰی، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ یَقُوْدُهُ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًی یُضِلُّهُ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ.

(سنن الترمذي "أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ)

حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، آپ کہتی ہیں کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کیا ہی برا بندہ ہے وہ بندہ جو اپنے آپ کو اونچا سمجھے، اکڑ دکھائے اور خدا بزرگ و برتر کو بھول

جائے' کیا ہی برا بندہ ہے وہ بندہ جوظلم وزیادتی کرے اور خدائے جبار واعلی کو بھول جائے' کیا ہی برا بندہ ہے وہ بندہ جولھوولعب میں پڑا رہے اور قبروں اور گل جانے کو بھول جائے' کیا ہی برا بندہ ہے وہ بندہ جوغرور کرے اور حد سے آگے بڑھے اور اپنی ابتدا اور انتہاء کو بھول جائے' کیا ہی برا بندہ ہے وہ بندہ جو دنیا کو دین کے ذریعہ طلب کرے' کیا ہی برا بندہ ہے وہ بندہ جو دین کو شبہات سے بگاڑے' کیا ہی برا بندہ ہے وہ بندہ جسکو طمع کھینچتی پھرے' کیا ہی برا بندہ ہے وہ بندہ جسکونفسانی خواہشات گمراہ کرے' کیا ہی برا بندہ ہے وہ بندہ جسکوخواہشیں ذلیل کرے۔

ایمان پر استقامت رکھیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿٣٢﴾

(سورۃ فصلت'الآیۃ:۳۲۔۳۰)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ (اِس پر مضبوطی سے) قائم ہو گئے، تو اُن پر فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور تم جنت کی خوشیاں مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ہم دنیا کی زندگی میں (بھی) تمہارے دوست اور مددگار ہیں اور آخرت میں (بھی)، اور تمہارے لئے وہاں ہر وہ نعمت ہے جسے تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے وہاں وہ تمام چیزیں (حاضر) ہیں جو تم طلب کرو۔ (یہ) بڑے بخشنے والے، بہت رحم فرمانے والے (رب) کی طرف سے مہمانی ہے۔

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰہِ! قُلْ لِيْ فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْہُ أَحَدًا بَعْدَکَ۔ قَالَ: قُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰہِ، فَاسْتَقِمْ۔

(صحیح مسلم'کِتَابُ الْإِيمَانِ'بَابُ جَامِعِ أَوْصَافِ الْإِسْلَامِ)

حضرت سفیان بن عبداللہ الثقفی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے اسلام کے متعلق ایسی بات ارشاد فرمایئے کہ مجھے آپ کے بعد کسی سے مجھے پوچھنے کی ضرورت نہ ہو۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم کہو"اٰمَنْتُ بِاللّٰہ" (میں ایمان لایا اللہ پر)' پھر اس پر قائم رہو۔

جنت میں دیدارِ الٰہی نصیب ہونے کے طلبگار رہیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَةٌ (سورۃ یونس، آیت: ٢٦)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ایسے لوگوں کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں نیک اجر ہے بلکہ (اس پر) اضافہ بھی (یعنی دیدار الٰہی) ہے۔

عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نُوْدُوْا: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! إِنَّ لَكُمْ مَوْعِدًا عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا لَمْ تَرَوْهُ، فَقَالُوا: وَمَا هُوَ؟ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا وَتُزَحْزِحْنَا عَنِ النَّارِ، وَتُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ؟ قَالَ: فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ، فَيَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ، فَوَاللّٰهِ مَا أَعْطَاهُمُ اللّٰهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْهُ۔ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: {لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوْا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ} [سورۃ یونس، الآیۃ: ٢٦]۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، أَوَّلُ مُسْنَدِ الْكُوفِيِّينَ، حَدِيثُ صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ)

حضرت صہیب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے تو انہیں (اللہ تعالی کی جانب سے) ندا دی جائیگی کہ اے اہل جنت! اللہ کا تم سے ایک وعدہ باقی ہے جو ابھی تک تم نے نہیں دیکھا، جنتی کہیں گے کہ وہ کیا ہے؟ کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا اور ہمیں جہنم سے بچا کر جنت میں داخل نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پس حجاب اٹھا دیا جائے گا اور جنتی اپنے پروردگار کی زیارت کرینگے، بخدا! اللہ نے انہیں جتنی نعمتیں عطاء کر رکھی ہوں گی انہیں اس نعمت سے زیادہ محبوب کوئی نعمت نہ ہوگی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”{لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوْا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ} [سورۃ یونس، الآیۃ: ٢٦]“ (ترجمہ: ایسے لوگوں کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے بلکہ (اس پر) اضافہ بھی (یعنی دیدار الٰہی) ہے)۔

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تَضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا۔ ثُمَّ قَرَأَ: وَسَبِّحْ

بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ۔(سورۃ طٰہٰ الآیۃ۲۰)۔

(سنن ابن ماجۃ بَابٌ فِيمَا أَنْكَرَتِ الْجَهْمِيَّةُ)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: بے شک تم اپنے رب کو (آسانی سے) ایسی ہی دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو، دیکھنے کے لئے ایک دوسرے پر ازدحام نہیں کرو گے، پس تم سے ہو سکے تو طلوع فجر سے پہلے کی نماز (یعنی فجر) اور اسکے غروب کے بعد کی نماز (یعنی مغرب) کو نہ چھوڑو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلاوت فرمائی ''وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ(سورۃ طٰہٰ آیت:۲۰) ترجمہ: تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرو سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور اسکے غروب ہونے کے بعد۔

کتاب الآداب

تعلق بالرَّسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب

فہرست عناوین

(۱)عقیدہ رسالت کے بغیر عقیدہ توحید کا اعتبار نہیں

(۲)حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حسب ونسب ہر اعتبار سے بہترین مانیں

(۳)حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ کو سراپا قابل حمد مانیں

(۴)یہ اعتقاد رکھیں کہ آپ سب سے پہلے نبی ہیں اگرچہ کہ آپکی بعثت آخر میں ہوئی

(۵)حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف انسانوں کے ہی نہیں بلکہ ساری مخلوق کے رسول ہیں

(۶)حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر لازمی ایمان رکھیں

(۷)اس بات پر ایمان رکھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی نہیں

(۸)حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اللہ کے حبیب اور سب سے زیادہ معزز ہونے کا پر یقین رکھیں

(۹)حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخی مانیں

(۱۰)حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منجانب اللہ مختار تسلیم کریں

(۱۱)ساری مخلوق میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علمی شان کو سب سے بلند مانیں

(۱۲)حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بصارت کے قائل رہیں

(۱۳)حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ سماعت کو تسلیم کریں

(۱۴)حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر فرمان کو حق جانیں

(۱۵)اس بات پر یقین رکھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از وصال بھی باحیات ہیں

(۱۶)حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو بے مثل و بے مثال مانیں

(۱۷)تمام چیزوں سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھیں

(۱۸)حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامل ادب واحترام رکھیں

(۱۹)حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کسی ایسے لفظ کا استعمال بھی گوارا نہ کریں، جس سے کسی بھی اعتبار سے نامناسب معنی نکلتے ہوں

(۲۱)حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کا بھی ادب بجالائیں

(۲۰)حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف نہ کوئی چیز دیکھنا گوارا ہو نہ سننا

(۲۲) روزِ قیامت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا یقین رکھیں

(۲۳) دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کے خواہشمند رہیں

(۲۴) جنت میں آپکی مرافقت کے آرزومند رہیں

(۲۵) اپنے مقاصد کی کامیابی کے لئے رب کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ بنائیں

(۲۶) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام پڑھیں

(۲۷) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کو مانیں

(۲۸) واقعہ معراج کی تصدیق کریں

(۲۹) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مقامِ محمود کو تسلیم کریں

(۳۰) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کی تعظیم کریں

(۳۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اطہار سے وابستگی ومحبت رکھیں

(۳۲) اپنے کاموں کو سنت کے مطابق انجام دیں

عقیدۂ رسالت کے بغیر عقیدۂ توحید کا اعتبار نہیں

قَالَ اللهُ تَعَالٰی: وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿٦١﴾ (سورۃ النساء، آیت: ٦١)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ (قرآن) کی طرف اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف آجاؤ تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ (کی طرف رجوع کرنے) سے گریز کریں گے۔

قَالَ اللهُ تَعَالٰی: وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۭ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ (سورۃ آل عمران، الآیۃ: ٨١)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور (اے نبی مکرم! وہ وقت یاد کریں) جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس وہ (سب پر عظمت والا) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور ان پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرو گے، فرمایا: کیا تم نے اِقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری عہد مضبوطی سے تھام لیا؟ سب نے عرض کیا: ہم نے اِقرار کر لیا، فرمایا کہ تم گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔ (اب پوری نسل آدم کے لئے تنبیہاً فرمایا) پھر جس نے اس (اقرار) کے بعد روگردانی کی پس وہی لوگ نافرمان ہوں گے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهٖ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، بَابُ وُجُوبِ الْإِيمَانِ بِرِسَالَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمِيعِ النَّاسِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس امت (یعنی امتِ دعوت) میں سے جس کسی نے میری (نبوت) کی خبر سنی، چاہے وہ یہودی ہو یا نصرانی، پھر اس (شریعت) پر ایمان لائے بغیر وہ مر گیا جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں تو وہ بالضرور دوزخیوں میں سے ہوگا۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَنِّيْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَ يُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ يُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ۔ (صحيح الترمذي، كتاب القدر، بَابُ مَا جَاءَ فِي الإِيمَانِ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ)

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ چار (چیزوں) پر ایمان نہ لائے (۱) وہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کا رسول ہوں، اس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے (۲) اور موت پر ایمان لائے (۳) اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر (۴) اور تقدیر پر ایمان لائے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ جَائَتْ مَلَائِكَةٌ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ وَ هُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَ الْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوْا: اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَ الْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا: مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا وَ جَعَلَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَ بَعَثَ دَاعِيًا، فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَ أَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ، وَ مَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَ لَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ، فَقَالُوْا: أَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهُهَا، فَقَالَ: بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَ الْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا: فَالدَّارُ اَلْجَنَّةُ وَ الدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ عَصٰی مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ۔

(صحيح البخارى، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، بَابُ الِاقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ چند فرشتے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما رہے تھے، ان میں کے بعض نے کہا کہ بے شک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سو رہے ہیں اور بعض نے کہا کہ بے شک (آپ کی) آنکھ سو رہی ہے اور دل جاگ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے شک تمہارے ان صاحب کی ایک مثال ہے تم اس کو ان کے لئے بیان کرو۔ ان میں کے بعض نے کہا کہ وہ سو رہے ہیں اور بعض نے کہا کہ بے شک آنکھ سو رہی ہے اور دل جاگ رہا ہے۔ انہوں نے کہا: ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گھر بنایا اور اس میں کھانے کی چیزیں تیار کی اور ایک دعوت دینے والے کو بھیجا، پس جس نے دعوت دینے والے کی دعوت قبول کی وہ گھر میں داخل (بھی) ہوا اور کھانے کی چیزوں میں سے کھایا بھی، اور جس نے دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول نہ کی تو نہ وہ گھر میں داخل ہوا اور نہ کھانے کی چیزوں میں سے کھایا۔ ان (فرشتوں) نے کہا کہ ان کے لئے اس (مثال) کی تاویل

بیان کرو کہ اسکو سمجھیں، ان میں کے بعض نے کہا کہ بے شک وہ سو رہے ہیں اور بعض نے کہا کہ بے شک آنکھ سو رہی ہے اور دل جاگ رہا ہے۔ پس (مذکورہ مثال کی تاویل میں) انہوں نے کہا کہ گھر جنت ہے، دعوت دینے والے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں پس جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کی تو یقینا اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نافرمانی کی تو یقینا اس نے اللہ کی نافرمانی کی، پس محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں (مومن اور کافر ہونے) کے درمیان وجہ فرق ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حسب ونسب ہر اعتبار سے بہترین مانیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾ (سورۃ الشعراء، الآیۃ: ۲۱۹)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور (اللہ تعالیٰ) سجدہ گزاروں میں آپ کا پلٹنا (دیکھتا رہتا) ہے۔

عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا؟ قَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ. قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَفْسًا۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، بَابٌ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت مُطّلِب بن ابی وداعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ اس وقت (چند لوگوں سے) کچھ (نامناسب) کلمات سنکر (غصہ کی حالت میں) تھے (واقعہ پر مطلع ہوکر) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں آپ پر سلام ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں (ذات ونسب کے اعتبار سے) محمد بن عبد اللہ بن عبد المطّلب ہوں۔ خدا نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے ان میں کی بہترین مخلوق (یعنی انسانوں) میں پیدا فرمایا، پھر مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا (یعنی عرب وعجم)، تو مجھے ان میں کے بہترین طبقہ میں رکھا۔ پھر ان کے مختلف قبائل بنائے تو مجھے ان میں کے بہترین قبیلہ (یعنی قریش) میں رکھا، پھر ان کے گھرانے بنائے تو مجھے ان سب میں گھرانہ کے اعتبار سے بہترین اور ذات کے اعتبار سے بہترین بنایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ کو اور سراپا قابل حمد مانیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۹﴾ (سورۃ الفتح: الآیۃ: ۹)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بیشک ہم نے آپ کو (روزِ قیامت گواہی دینے کے لئے اعمال و احوالِ امت کا) مشاہدہ فرمانے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تا کہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین) کی مدد کرو اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بے حد تعظیم و تکریم کرو، اور (ساتھ) اللہ کی صبح و شام تسبیح کرو۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: أَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَ لَعْنَهُمْ، يَشْتُمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَ أَنَا مُحَمَّدٌ۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم تعجب نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ قریش کے برا بھلا کہنے اور انکے لعن طعن کرنے کو مجھ سے کیسے پھیرتا ہے، وہ مذمَّم (جسکی خوب مذمت کیجاتی ہے) کو برا بھلا کہتے ہیں اور مذمَّم (جسکی خوب مذمت کیجاتی ہے) پر لعن طعن کرتے ہیں اور میں محمد ہوں (جنکی ہمیشہ خوب تعریف کیجاتی ہے)۔

یہ اعتقاد رکھیں کہ آپ سب سے پہلے نبی ہیں اگرچہ کہ آپکی بعثت آخر میں ہوئی

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ! مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ: وَ آدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَ الْجَسَدِ۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، بَابٌ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لئے نبوت کب ثابت ہوگئی؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب کہ آدم ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے (یعنی انکی روح اور جسم کا باہمی تعلق بھی نہ ہوا تھا)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف انسانوں کے ہی نہیں بلکہ ساری مخلوق کے رسول ہیں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَ أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَ مَسْجِدًا وَ أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَ خُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے انبیاء پر چھ چیزوں کے ذریعہ فضیلت دی گئی: مجھے جوامع الکلم (مختصر الفاظ میں کثیر معنی) عطا کئے گئے، رعب (ودبدبہ) کے ذریعہ میری مدد کی گئی، میرے لئے مال غنیمت حلال کئے گئے، (ساری) زمین میرے لئے (تیمم کی صورت میں) پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ بنادی گئی، اور مجھ کو ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا اور مجھ پر انبیاء کا اختتام کردیا گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر لازمی ایمان رکھیں

قَالَ اللهُ تَعَالٰی :مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا

(سورۃ الاحزاب، الآیۃ:۴۰)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے) ہیں، اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ مَثَلِيْ وَ مَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ۔ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔

(صحیح البخاري، کتاب المناقب، بَابُ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری مثال اور گزشتہ انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی نے ایک بہت خوبصورت مکان بنایا اور اسکو خوب آراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آکر اس مکان کو دیکھنے لگے اور تعجب کا اظہار کرتے ہوئے بولے یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سو میں وہی (عمارتِ نبوت کی) اینٹ ہوں اور خاتم النبیین ہوں (میرے بعد کوئی نبی نہیں)۔

اس بات پر ایمان رکھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی نہیں

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حضرت علی (کرم اللہ وجھہ) سے ارشاد فرمایا کہ تم میرے پاس اس درجہ میں ہو جو (حضرت) موسیٰ کے پاس (حضرت) ھارون کا تھا، اتنا فرق ہیکہ (حضرت ھارون، حضرت موسی ہی کی شریعت پر چلنے والے غیر تشریعی نبی تھے اور) میرے بعد کوئی (کسی طرح کا) نبی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اللہ کے حبیب اور سب سے زیادہ معزز ہونے پر یقین رکھیں

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ
(سورۃ البقرۃ، الآیۃ ۲۶۳)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: یہ سب رسول (جو ہم نے مبعوث فرمائے) ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، ان میں سے کسی سے اللہ نے (براہِ راست) کلام فرمایا اور کسی کو درجات میں (سب پر) فوقیت دی (یعنی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جملہ درجات میں سب پر بلندی عطا فرمائی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ: فَخَرَجَ ،حَتّٰى اِذَا دَنَامِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اِتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهٖ خَلِيْلًا، اِتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اِصْطَفَاهُ اللهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَعِيْسٰى رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَآدَمَ اِصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيْ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ۔ (سنن الترمذي، كتاب المناقب، بَابٌ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے، جب ان کے قریب پہنچے تو انہیں گفتگو کرتے ہوئے سنا، ان میں سے بعض نے کہا: عجیب (شان) کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے ایک خلیل بنایا، (حضرت) ابراھیم کو خلیل بنایا، دوسرے نے کہا کہ یہ حضرت موسی علیہ السلام سے کلام

کرنے سے زیادہ تعجب خیز تو نہیں کہ اللہ نے ان سے کلام فرمایا۔ کسی نے کہا: حضرت عیسی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح ہیں۔ کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے، سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا اظہارِ تعجب سنا 'بلاشبہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) خلیل اللہ ہیں، وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نجیّ اللہ ہیں، وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں، وہ اسی طرح ہیں، آدم (علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا، بے شک وہ اسی طرح ہیں۔ سنو! میں حبیب اللہ ہوں، کوئی فخر نہیں، قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میں اٹھانے والا ہوں، کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی، کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کُنڈا کھٹکھٹانے والا میں ہی ہوں، اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل کرے گا، میرے ساتھ مومنین میں کے فقراء ہوں گے، کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں، کوئی فخر نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخی مانیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ' وَكَانَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔

(صحیح البخاری، بَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخاوت والے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جود و کرم کی اس وقت انتہاء نہ رہتی جب حضرت جبریل آپ سے شرف ملاقات کے لئے حاضر ہوتے اور حضرت جبریل رمضان کی ہر رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرف ملاقات کے لئے حاضر ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن کا دور فرماتے، بلاشبہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر و بھلائی کی بخشش میں (نفع رسانی کے لئے) چھوڑی ہوئی تیز ہواؤں سے بھی زیادہ سخی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منجانب اللہ مختار تسلیم کریں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (سورۃ الاحزاب' الآیۃ:٦)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ نبیِّ (مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب (اور حق دار) ہیں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰی عَلٰی أَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَی الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ: اِنِّیْ فَرَطٌ لَكُمْ وَ أَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ، وَاِنِّی وَ اللّٰہِ لَأَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِیْ الْآنَ، وَاِنِّیْ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ، وَاِنِّیْ وَ اللّٰہِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِیْ وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا۔

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، بَابُ الصَّلَاةِ عَلَی الشَّهِيدِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن (قبرستان) تشریف لے گئے، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہدائے احد پر نماز پڑھی جیسا کہ کسی جنازہ پر پڑھی جاتی ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: بے شک میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں۔ بے شک خدا کی قسم! میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں، اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں یا فرمایا: زمین کی کنجیاں) عطا کر دی گئی ہیں، اور خدا کی قسم مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰی أَرِيكَتِهِ، قَدْ يَظُنُّ أَنَّ اللّٰہَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هٰذَا الْقُرْآنِ، أَلَا وَإِنِّي وَ اللّٰہِ قَدْ وَعَظْتُ، وَأَمَرْتُ، وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ، أَوْ أَكْثَرُ، وَإِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ، وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ، وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ، إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِي عَلَيْهِمْ۔

(سنن أبي داود، كِتَاب الْخَرَاجِ وَالْإِمَارَةِ وَالْفَيْءِ، بَابٌ فِي تَعْشِيرِ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا اخْتَلَفُوا بِالتِّجَارَاتِ)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کا کوئی اپنے تخت پر ٹیک لگائے یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ نے اتنی ہی چیزیں حرام کی ہیں جتنی کہ اس قرآن میں ہیں؟! سنو! اللہ کی قسم میں نے بھی نصیحت کی ہے، میں نے بھی حکم دیا ہے اور میں نے بھی کئی چیزوں سے (اپنی امت کو) روکا ہے جو کہ (مقدار میں) قرآن کے برابر بلکہ زیادہ ہیں۔ بلاشبہ اللہ عز وجل نے تمہارے لئے حلال نہیں کیا کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں بغیر اجازت داخل ہوں اور نہ انکی عورتوں کو مارنا اور نہ انکے پھلوں کو (بلا اجازت) کھانا (تمہارے لئے حلال ہے)، جبکہ وہ تم کو وہ (جزیہ) ادا کریں جو ان پر لازم ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: مَنْ يُرِدِ اللّٰہُ بِهٖ خَيْرًا

يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَ إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰهُ يُعْطِيْ.

(مسند البزار' مُسْنَدُ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' مُسْنَدُ أَبِي حَمْزَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی سمجھ دیتا ہے۔ اور بلاشبہ میں ہی تقسیم کرنا والا ہوں اور اللہ عطا کرتا ہے۔

عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَحْكِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ: نَجِدُ مَكْتُوبًا "مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَبْدِيْ الْمُخْتَارُ"۔

(مشكاة المصابيح' كتاب الْفَضَائِلِ وَالشَّمَائِلِ' بَاب فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ)

حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ توریت سے نقل کرتے ہیں' آپ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ اسمیں لکھا ہوا ہے: ''محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں' وہ میرے مختار (صاحبِ اختیار) بندے ہیں''۔

ساری مخلوق میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علمی شان کو سب سے بلند مانیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔

(سورة النساء' الآية: ۱۱۳)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور اس نے آپ کو وہ سب علم عطا کر دیا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے، اور آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ، وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلّٰى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ' فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا۔

(صحيح مسلم' كتاب الْفِتَنِ وَأَشْرَاطِ السَّاعَةِ' بَاب إِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ)

حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی' اور منبر پر چڑھے اور ہم سے خطاب کیا یہانتک کہ ظہر آ گئی، پس منبر سے اترے نماز پڑھائی پھر منبر پر

چڑھے اور ہم سے خطاب کیا یہاں تک کہ عصر آ گئی، پھر اترے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تڑھے اور ہم کو خطاب کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور آپ نے ہمیں ان تمام چیزوں کی خبر دی جو ہو گئیں اور جو ہونے والی تھیں۔ پس ہم میں زیادہ علم والا وہ تھا جو ہم میں (ان باتوں کو) زیادہ یاد رکھنے والا تھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ۔ قَالَ أَحْسَبُهُ فِي الْمَنَامِ - فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قَالَ: "قُلْتُ: لَا۔ قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ أَوْ قَالَ: فِي نَحْرِي، فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فِي الْكَفَّارَاتِ۔ وَالْكَفَّارَاتُ: اَلْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ۔ قَالَ: وَالدَّرَجَاتُ: إِفْشَاءُ السَّلَامِ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ-

(سنن الترمذي، كتاب تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب سورة ص)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج رات میرا رب تبارک تعالیٰ جلوہ گر ہوا (راوی کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہو خواب میں) پس فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا تم جانتے ہو کہ ملأ أعلیٰ (کے فرشتے کن اعمال کی فضیلت) میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ پس اس نے اپنا دستِ قدرت (اپنی شان کے مطابق) میرے کاندھوں کے درمیان رکھا' یہاں تک کہ میں نے اسکی ٹھنڈک کو اپنے سینے میں محسوس کیا' اور میں جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب جان گیا۔ رب نے (پھر) فرمایا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو کہ ملأ أعلیٰ (کے فرشتے کن اعمال کی فضیلت) میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں (اب) جانتا ہوں' (ملأ اعلیٰ کے فرشتے) کفارات (گناہوں کو مٹانے والی چیزوں) کے بارے میں بحث کر رہے ہیں۔ اور کفارات (گناہوں کو مٹانے والی چیزیں): نماز کے بعد (ذکر دعا اور دوسری نماز کے انتظار میں)

مسجدوں میں ٹھیرے رہنا، (جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی غرض سے) مسجدوں کو پیدل جانا' ناگوار حالات (جیسے بیماری اور موسم سرما) میں اعضاءِ وضوء کامل طور پر دھونا۔ جس نے ان چیزوں پر عمل کیا تو وہ خیر کی زندگر بسر کرے گا اور خیر کی موت مرے گا' اور وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوجائے گا جس طرح وہ اپنی ماں سے پیدا ہونے کے دن پاک تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب تم نماز پڑھ لوتو یہ دعا کیا کرو، اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِيْنِ' فَإِذَا أَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي اِلَيْکَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ (اے اللہ میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے اور برے امور کے ترک کرنے اور مسکینوں سے محبت رکھنے کا سوال کرتا ہوں' جب تو اپنے بندوں کو فتنوں (یعنی دنیوی عذاب میں) مبتلا کرنے کا ارادہ فرمائے تو مجھے اپنی جانب فتنہ میں مبتلا کئے بغیر بلا لے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: درجات: سلام کو پھیلانا' کھانا کھلانا اور رات میں نماز (تہجد) پڑھنا ہے جب کہ لوگ سو گئے ہوں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ بصارت کے قائل رہیں

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی أُطُمٍ مِّنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ' فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰی؟ قَالُوْا لَا۔ قَالَ: فَإِنِّي لَأَرَی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِکُمْ کَوَقْعِ الْقَطْرِ۔

(صحيح البخاری، کتاب الفتن' بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کے بلند مقاموں میں سے ایک مقام پر چڑھے اور فرمایا کہ کیا تم بھی دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں دیکھ رہا ہوں کہ فتنے تمہارے گھروں کے درمیان ایسے برس رہے ہیں جیسا کہ بارش (برستی ہے)۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا فَوَ اللّٰهِ مَا يَخْفٰی عَلَيَّ خُشُوْعُکُمْ وَلَا رُکُوْعُکُمْ وَاِنِّيْ لَأَرَاکُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِيْ۔

(صحيح البخاری، کتاب الصلاة' بَابُ عِظَةِ الإِمَامِ النَّاسَ فِي إِتْمَامِ الصَّلاَةِ، وَذِکْرِ القِبْلَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میرا رخ صرف یہاں (قبلہ کی طرف) ہے، خدا کی قسم مجھ پر نہ تمہارا خشوع وخضوع پوشیدہ ہے (جو کہ باطنی کیفیت ہے) اور نہ تمہارا رکوع' اور بلاشبہ یقینا میں تمکو اپنی پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قُلْتَ لِأَبِي ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَوْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: عَنْ أَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تَسْأَلُهُ؟ قَالَ: كُنْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ أَبُو ذَرٍّ: قَدْ سَأَلْتُ، فَقَالَ: رَأَيْتُ نُورًا۔

(صحیح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابٌ فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: »نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ«، وَفِي قَوْلِهِ: »رَأَيْتُ نُورًا)

حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابوذر سے کہا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کرتا تو ضرور آپ سے پوچھتا، حضرت ابوذر نے فرمایا: کس چیز کے بارے میں تم پوچھتے؟ انہوں نے کہا میں آپ سے پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کا دیدار کیا؟ حضرت ابوذر نے فرمایا میں نے پوچھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے نور دیکھا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مُسْنَدِ بَنِي هَاشِمٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے میرے رب عزوجل کا دیدار کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ سماعت کو تسلیم کریں

عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ أَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ۔

(سنن الترمذی، کتاب الزهد، بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ چیزیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر فرمان کو حق جانیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝۳ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝۴

(سورة النجم، الآية: ۱-۲)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور وہ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی) خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ اُن کا ارشاد سَراسَر وحی ہوتا ہے جو انہیں کی جاتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْئٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اُرِيْدُ حِفْظَهُ' فَنَهَتْنِيْ قُرَيْشٌ وَقَالُوْا: أَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْئٍ تَسْمَعُهُ؟ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِيْ الْغَضَبِ وَالرِّضَا۔ فَاَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ' فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَوْمَأَ بِاِصْبَعِهِ اِلٰى فِيْهِ فَقَالَ: اُكْتُبْ فَوَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ۔

(سنن أبی داؤد، کتاب العلم' بَابٌ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو بھی سنتا تھا یاد رکھنے کے ارادے سے لکھ لیا کرتا تھا، قریش نے مجھے روکا اور کہا کہ کیا تم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) جو بھی سنتے ہو لکھ لیا کرتے ہو؟ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بشر بن کر تشریف لائے) ہیں جو غصہ اور خوشی (مختلف کیفیتوں) میں کلام فرماتے ہیں۔ تو میں لکھنے سے رک گیا اور وہ بات میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلی سے اپنے منہ (مبارک) کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: لکھ اس ذات کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس (منہ مبارک) سے حق ہی نکلتا ہے۔

اس بات پر یقین رکھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از وصال بھی باحیات ہیں

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: أَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ' وَاِنَّ أَحَدًا لَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا' قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، اِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ۔

(سنن ابن ماجۃ، کتاب ما جاء فی الجنائز' بَابُ ذِكْرِ وَفَاتِهٖ وَدَفْنِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود ہے کہ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ کوئی شخص جب بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کے فارغ ہونے تک میرے سامنے اس کا درود پیش کر دیا جاتا ہے۔ (ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: اور وصال کے بعد (بھی)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وصال کے بعد (بھی، کیونکہ) اللہ تعالٰی نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کا نبی باحیات ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو بے مثل و بے مثال مانیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوْا: اِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ: اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّیْ أُطْعَمُ وَأُسْقٰی۔

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الوِصَالِ، وَمَنْ قَالَ: لَیْسَ فِي اللَّیْلِ صِیَامٌ)۔

حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال کے روزوں (نہ سحری، نہ افطار، مسلسل روزے) سے منع فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال کے روزے رکھتے ہیں؟۔ فرمایا: بے شک میں تمہارے طرح نہیں ہوں، مجھے تو (اپنے رب کے ہاں) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

تمام مخلوق سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھیں

قَالَ اللهُ تَعَالٰی: قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ (سورۃ التوبۃ، الآیۃ: ۲۴)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (اے نبی مکرم!) آپ فرما دیں: اگر تمہارے باپ (دادا) اور تمہارے بیٹے (بیٹیاں) اور تمہارے بھائی (بہنیں) اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دیگر) رشتہ دار اور تمہارے اموال جو تم نے (محنت سے) کمائے اور تجارت و کاروبار جس کے نقصان سے تم ڈرتے رہتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہارے نزدیک اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکمِ (عذاب) لے آئے۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰی أَكُوْنَ أَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب: حُبُّ الرَّسُولِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الإِیْمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں کا کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والد (یعنی والدین)، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: مَتٰی السَّاعَةُ؟ قَالَ :وَمَا ذَا أَعْـدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ : لَا شَيْئَ ، اِلَّا أَنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَالَ : أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ ، قَالَ أَنَسٌ : فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْئٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ : ''أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ'' قَالَ أَنَسٌ : فَأَنَا اُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ أَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّيْ اِيَّاهُمْ ، وَاِنْ لَّمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب 'بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ أَبِي حَفْصٍ القُرَشِيِّ العَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کے بارے میں دریافت کیا عرض کیا کہ قیامت کب آئیگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے اسکے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: کوئی چیز نہیں سوائے اسکے کہ میں اللہ اور اسکے رسول سے محبت کرتا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (یہ سن کر) فرمایا تم (آخرت میں) انہیں کے ساتھ رہو گے جس سے تمہاری محبت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد سے ہوئے کہ ''تم اسی کے ساتھ رہو گے جس سے تمہاری محبت ہے''۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ پس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے محبت رکھتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میری ان سے محبت کے سبب میں انہیں کے ساتھ رہوں گا اگرچیکہ میرے اعمال انکے اعمال کے مثل نہیں ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْکَ مِنْ نَفْسِكَ۔ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الْآنَ، وَاللّٰهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْآنَ يَا عُمَرُ۔

(صحیح البخاري 'كِتَابُ الأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ 'بَابٌ: كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حضرت) عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے' (حضرت) عمر نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! بالضرور آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں' سوائے اپنی جان کے (حضرت عمر نے یہ بات احتیاطا عرض کی کہ شاید دعوائے محبت میں کہیں کسی طرح کی کمی ہو' ورنہ انہیں اپنی جان سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی ذات عزیز تھی)۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا) جب تک میں تمہیں تمہاری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: پھر واللہ! اب آپ مجھے میری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب اے عمر! (تمہارا ایمان پورا ہونا ظاہر ہوا)۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامل ادب واحترام رکھیں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ [سورۃ الحجرات، آیۃ:۲] إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ وَكَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ الشَّمَّاسِ رَفِيعَ الصَّوْتِ، فَقَالَ: أَنَا الَّذِي كُنْتُ أَرْفَعُ صَوْتِي عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِطَ عَمَلِي، أَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَجَلَسَ فِي أَهْلِهِ حَزِينًا، فَتَفَقَّدَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَيْهِ، فَقَالُوا لَهُ: تَفَقَّدَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ؟ فَقَالَ: أَنَا الَّذِي أَرْفَعُ صَوْتِي فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ، وَأَجْهَرُ بِالْقَوْلِ حَبِطَ عَمَلِي، وَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرُوهُ بِمَا قَالَ، فَقَالَ: لَا، بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جب آیت: يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ [سورۃ الحجرات، آیۃ:۲] ﴿وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ (اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز پر بلند مت کرو، تمہارے اعمال برباد بھی ہو جائیں گے تمہیں احساس بھی نہ ہوگا۔ تک نازل ہوئی تو حضرت ثابت بن قیس بن شمّاس (فطری طور پر) بلند آواز تھے۔ انہوں نے سوچا کہ میں ہی وہ شخص ہو کہ رسول اللہ کی آواز پر اپنی آواز بلند کرتا تھا اور دوزخ والوں میں سے ہوں' اور وہ اپنے اہلِ خانہ میں رنجیدہ ہو کر بیٹھ گئے (اور گھر سے باہر نکلنا نامناسب سمجھا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنی مجلس میں) انہیں تلاش کیا۔ قوم کے بعض لوگ آپ کے پاس آئے اور ان سے کہے کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلاش کر رہے ہیں' تمہیں کیا ہوگیا؟ ثابت بن قیس نے کہا کہ میں ہی وہ شخص ہوں کہ میری آواز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز پر بلند ہوتی تھی' اور میں بلند آواز سے بات کرتا تھا' میرے اعمال برباد ہو گئے اور میں دوزخی ہو گیا۔ وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور انکی بات کی خبر دی تو آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ تو جنتی ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا اَتَاهُ ذُوْ الْخُوَيْصَرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِعْدِلْ۔ فَقَالَ: وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ أَعْدِلْ۔ قَدْ خِبْتَ وَ خَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِئْذِنْ لِيْ فَأَضْرِبْ عُنَقَهُ، فَقَالَ: دَعْهُ، فَاِنَّ لَهُ أَصْحَابًا، يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ' يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔۔۔۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب' بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الإِسْلَامِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ اس درمیان کے ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مال غنیمت) تقسیم فرما رہے تھے، آپ کے پاس ذو الخویصرہ آیا اور وہ قبیلہ بنوتمیم کا ایک شخص تھا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول انصاف کیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیری لئے ہلاکت ہو کون انصاف کرے گا اگر میں انصاف نہ کروں: یقینا تو محروم ہو جاتا اور خسارہ میں ہو جاتا اگر میں انصاف نہ کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو اس کے کچھ ایسے ساتھی ہیں کہ تم میں کا کوئی ان کی نمازوں کے مقابل اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے مقابل اپنے روزوں کو حقیر جانے گا۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ انکے حلق کے نیچے نہیں اترے گا' وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہو جائینگے جس طرح تیر نشانہ سے پار نکل جاتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَ آلَ عِمْرَانَ' فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُوْلُ: مَا يَدْرِيْ مُحَمَّدٌ اِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ' فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ فَدَفَنُوْهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ' فَقَالُوْا: هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهٖ لِمَا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا۔ فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوْا لَهُ فَأَعْمَقُوْا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ' فَقَالُوْا: هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهٖ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا لِمَا هَرَبَ مِنْهُمْ' فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوْا لَهُ وَأَعْمَقُوْا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوْا' فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوْا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَأَلْقَوْهُ۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب' بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الإِسْلَامِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ایک شخص عیسائی تھا وہ مسلمان ہوا اور سورہ بقرہ اور آل عمران (بھی) پڑھا، وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے (وحی) لکھا کرتا تھا، وہ دوبارہ عیسائی ہوگیا اور وہ یہ کہا کرتا تھا کہ محمد صرف وہی جانتے ہیں جو میں نے انکے لئے لکھا۔ اللہ تعالی نے اسکو موت دیدی' (مسند احمد کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لَا تَقْبَلُهُ الْأَرْضُ'' زمین اسکو قبول نہیں کریگی) لوگ اسکو دفن کئے پس وہ صبح اس حال میں کیا کہ زمین اسکو باہر پھینک دی، ان (عیسائیوں) نے کہا کہ یہ محمد اور ان کے اصحاب کا عمل ہے، کیونکہ جب ان سے بھاگ کر آیا ہے تو انہوں نے ہمارے اس ساتھی کی قبر کو کھود دیا ہے، پھر انہوں نے اور گہرا کھود کر دوبارہ قبر میں ڈالا تو صبح تک زمین اسکو پھینک دی' انہوں نے کہا کہ یہ محمد اور انکے اصحاب کا عمل ہے کہ انہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کو کھود ڈالا ہے کیونکہ وہ ان سے بھاگ کر آیا ہے۔ پس انہوں نے اسکو (ایک اور بار) قبر میں ڈالا اور ان سے جتنا ہوسکتا تھا اسکی قبر کو گہرا کھودا، پس صبح تک زمین اسکو باہر پھینک دی پس انہوں نے جان لیا کہ وہ انسانوں کی طرف سے نہیں ہے پس اسکو ویسے ہی ڈالدیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کسی ایسے لفظ کا استعمال بھی گوارا نہ کریں، جس سے کسی بھی اعتبار سے نامناسب معنی نکلتے ہوں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ {لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا}[سورة البقرة:١٠٤] وَذٰلِكَ أَنَّهَا سُبَّةٌ بِلُغَةِ الْيَهُودِ، وَقَالَ: {وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا}[سورة البقرة:١٠٤] يُرِيدُ اِسْمَعْنَا' فَقَالَ الْمُؤْمِنُونَ بَعْدَهَا: مَنْ سَمِعْتُمُوْهُ يَقُولُهَا فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ، فَانْتَهَتِ الْيَهُودُ بَعْدَ ذٰلِكَ.

(دلائل النبوة لأبي نعيم "ذِكْرِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ مِنْ فَضْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے آیت: {لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا}[سورة البقرة:١٠٤] (ترجمہ: اے ایمان والو! (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتے وقت) ''رَاعِنَا'' مت کہو بلکہ ''اُنْظُرْنَا'' کہو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے) کے متعلق مروی ہے کہ وہ (لفظ) یہود کی زبان میں ایک برا لفظ تھا۔ اور اللہ نے فرمایا: ''اُنْظُرْنَا'' کہو یعنی ہماری بات سنئے۔ مومنین نے اسکے بعد کہا کہ جس کسی کو یہ (لفظِ رَاعِنَا) کہتے ہوئے تم سنو اسکی گردن اڑادو' تو یہود اسکے بعد اس (کے استعمال) سے رک گئے۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: وُلِدْتُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ قَالَ: وَسَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ أَشْيَمَ أَخَا بَنِي يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ أَأَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ رَسُوْلُ اللهِ؟

فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ أَکْبَرُ مِنِّيْ وَ أَنَا أَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ...

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بنی یعمر بن لیث کے بھائی قباث بن اشیم سے پوچھا: تم بڑے ہو یا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ (کیونکہ بڑے کا لفظ آپ کے مقابل استعمال کرنا مناسب نہیں اگرچہ کہ عمر میں اضافہ کے لئے ہو اس لئے) انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی مجھ سے بڑے ہیں البتہ میری پیدائش آپ سے پہلے ہوئی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کا بھی ادب بجالائیں

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ وَ الْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ، وَ قَدْ أَطَافَ بِهٖ أَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ اِلَّا فِيْ يَدِ رَجُلٍ۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، بَابُ قُرْبِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ النَّاسِ وَتَبَرُّكِهِمْ بِهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ یقینا میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ حجام آپ کے بال حلق کر رہا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھیرے ہوئے ہیں اور ان کا مقصد صرف یہ ہیکہ جو بھی بال مبارک نیچے آئے تو وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ میں پڑے (تا کہ بے ادبی نہ ہو)۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ: مَنْ آذٰی شَعْرَةً مِنِّيْ فَقَدْ آذَانِيْ، وَ مَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذَى اللّٰہَ.

(الفتح الکبیر "حرف الْمِیم)

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے میرے کسی بال (مبارک) کو تکلیف دی تو اس نے مجھے تکلیف دی، اور جس نے مجھ کو تکلیف دی تو (گویا) اس نے اللہ کو تکلیف دی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف نہ کوئی چیز دیکھنا گوارا ہو نہ سننا

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَ يُصِمُّ۔

(سنن أبي داود، كِتَاب الْأَدَبِ، بَابٌ فِي الْهَوَى)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا تم کو (اسکے خلاف دیکھنے سے) اندھا اور (اسکے خلاف سننے سے) بہرا بنا دیتا ہے۔

روزِ قیامت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت کا یقین رکھیں

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ ' فَيَأْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهُ كَلِيْمُ اللّٰهِ ' فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهُ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ' فَيَأْتُوْنِيْ ' فَأَقُوْلُ: أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْاٰنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ: اِنْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيَقُوْلُ: اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ، فَيَقُوْلُ: اِنْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ ' فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ ' وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ، فَيَقُوْلُ: اِنْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ أَدْنٰى أَدْنٰى أَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُطْعَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ' فَيَقُوْلُ: وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(صحیح البخاري، کتاب التوحید' بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ بعض' بعض میں مل جائینگے' پس وہ (حضرت) آدم کے پاس آ کر کہیں گے کہ آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہمارے لئے شفاعت کیجئے تو وہ فرمائینگے کہ میں اس کے لئے نہیں' بلکہ تم ابراھیم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ رحمن کے خلیل ہیں پس وہ (حضرت) ابراھیم کے پاس آئینگے وہ کہینگے کہ میں اس کے لئے نہیں' بلکہ تم موسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے کلیم ہیں' پس وہ (حضرت) موسیٰ کے پاس آئینگے تو وہ کہینگے میں اس کے لئے نہیں بلکہ تم (حضرت) عیسی کے پاس جاؤ کیونکہ وہ روح

اللہ اور اس کا کلمہ ہے، پس وہ (حضرت) عیسی کے پاس آئینگے تو وہ کہینگے میں اس کے لئے نہیں بلکہ تم (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ، پس وہ میرے پاس آئینگے تو میں کہونگا: میں ہی اس کے لئے ہوں، پس میں اپنے رب سے اجازت مانگونگا پس مجھے اجازت دی جائیگی اور وہ مجھے ایسی حمدیں الہام کریگا جس کے ذریعہ میں اس کی تعریف کرونگا جو ابھی (میرے علم میں) حاضر نہیں ہے، پس میں ان تعریفوں کے ذریعہ اس کی حمد کرونگا اور اس کے لئے سجدہ میں گر جاؤنگا، پس وہ فرمائیگا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری سنی جائے گی اور مانگو وہ چیز تمہیں عطا کی جائیگی اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پس میں کہونگا: اے میرے رب میری امت میری امت۔ پس وہ فرمائیگا: جاؤ اور ہر اس شخص کو (دوزخ سے) نکال دو جس کے دل میں جَو کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہے۔ پس میں چلونگا اور (یہ عمل) کرونگا پھر میں واپس آؤں گا، پس ان تعریفات کے ذریعہ اللہ کی حمد بیان کرونگا، پھر اسکے لئے سجدہ میں گر جاؤنگا تو کہا وہ فرمائیگا: اے محمد! اپنا سر اٹھایئے اور کہیئے آپ کی سنی جائیگی ، مانگئے آپ کو وہ چیز عطا کی جائے گی، اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائیگی پس میں کہونگا: میری امت میری امت۔ پس وہ فرمائیگا کہ جاؤ اور اس شخص کو (دوزخ سے) نکال دو جس کے دل میں ذرہ یا رائی کے برابر بھی ایمان ہے۔ پس میں چلونگا اور (یہ عمل) کرونگا، پھر میں واپس آؤں گا پس ان تعریفات کے ذریعہ اللہ کی حمد بیان کرونگا، پھر اسکے لئے سجدہ میں گر جاؤنگا تو کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھایئے اور کہیئے آپ کی سنی جائیگی ، مانگئے آپ کو وہ چیز عطا کی جائے گی، اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائیگی پس میں کہونگا: میری امت میری امت، پس وہ فرمائیگا کہ جاؤ اور اس شخص کو (دوزخ سے) نکال دو جس کے دل میں رائی کے کمتر دانہ سے کمتر بھی ایمان ہے۔ پس اسکو دوزخ سے نکال دو۔ پس میں چلونگا اور (یہ عمل) کرونگا، پھر میں چوتھی مرتبہ واپس آؤں گا پس ان تعریفات کے ذریعہ اس کی حمد بیان کرونگا پھر اسکے لئے سجدہ میں گر جاؤنگا تو مجھ سے کہا جائیگا: اے محمد اپنا سر اٹھایئے اور کہئے آپ کی سنی جائیگی، مانگئے آپ کو وہ چیز عطا کی جائے گی، اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائیگی۔ پس میں کہونگا اے میرے رب مجھے اس شخص کے بارے میں اجازت دیجئے جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو، تو اللہ فرمائے گا: میری عزت، میری بزرگی، میری کبریائی اور میری عظمت کی قسم میں بالضرور اس (دوزخ) سے اس شخص کو بھی نکالوں گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا۔

دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کے خواہشمند رہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي، يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِه۔

(صحیح مسلم، کتاب الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا، باب فِيمَنْ يَوَدُّ رُؤْيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے مجھ سے شدید محبت کرنے والے وہ لوگ (بھی) ہونگے جو میرے (وصال کے) بعد آئینگے' ان میں کا کوئی چاہے گا کہ کاش وہ اپنے اہل اور مال (کو قربان کرنے) کے بدلے میرا دیدار کرلیتا۔

جنت میں آپکی مرافقت کے آرزومند رہیں

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: سَلْ 'فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ' قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ. قَالَ: فَأَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ۔

(صحیح مسلم' كِتَابُ الصَّلَاةِ' بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے' آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (آپکی خدمت کے لئے) رات بسر کیا کرتا تھا' پس میں آپ کی خدمت آپ کے وضو کا پانی' اورضرورت کی چیز حاضر کیا کرتا تھا' (ایک دن) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مانگ' میں نے عرض کیا: میں جنت میں آپکا ساتھ مانگتا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا اسکے علاوہ بھی ہے؟ میں نے عرض کیا: بس وہی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سجدوں کی کثرت کے ذریعہ اپنی ذات پر میری مدد کر۔

اپنے مقاصد کی کامیابی کے لئے رب کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ بنائیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوٓا أَنْفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾ (سورۃ النساء' الآیۃ: ۶۴)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہوجاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ فَقَالَ: اُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ، وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ' فَقَالَ: أُدْعُهُ' فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ

فَیُحْسِنَ وُضُوْئَهُ وَیُصَلِّيَ رَکْعَتَیْنِ وَیَدْعُوْا بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَ أَتَوَجَّهُ إِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، یَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلٰی رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهٖ لِتُقْضٰی، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ۔

(سنن الترمذي، کتاب الدعوات)

حضرت عثمان بن حُنیف رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک نابینا شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اورعرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی سے دعا کیجئے کہ وہ مجھ کو (اندھے پن سے) عافیت دے، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں دعا کو (آخرت کے لئے) مؤخر کردواور وہ تمہارے لئے بہتر ہے، اوراگر تم چاہو تو میں دعا کروں؟ اس شخص نے عرض کیا دعا کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو حکم فرمایا کہ وہ اچھی طرح سے وضو کرے، دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا مانگے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَ أَتَوَجَّهُ إِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، یَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلٰی رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهٖ لِتُقْضٰی، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ۔ (ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیِّ رحمت کے وسیلہ سے، اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بے شک میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں اپنی اس حاجت میں تا کہ وہ پوری ہوجائے، اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کو میرے حق میں قبول فرما)۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام پڑھیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾

(سورۃ الاحزاب، الآیۃ:۵۶)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِ (مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

عَنْ أَبِي هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: آمِیْنَ، آمِیْنَ، آمِیْنَ، قِیْلَ لَهُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا کُنْتَ تَصْنَعُ هٰذَا؟ فَقَالَ: قَالَ لِي جِبْرِیْلُ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ أَدْرَکَ أَبَوَیْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ قُلْتُ: آمِیْنَ ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ دَخَلَ عَلَیْهِ رَمَضَانُ لَمْ یُغْفَرْ لَهُ فَقُلْتُ: آمِیْنَ۔ ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ امْرِءٍ ذُکِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ فَقُلْتُ: آمِیْنَ۔

(الأدب المفرد، باب من ذکر عنده النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلم یصل علیه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر شریف پر چڑھے اور آپ نے

آمین آمین آمین فرمایا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ پہلے تو آپ ایسا عمل نہیں فرماتے تھے؟ آپ نے فرمایا: کہ مجھ سے جبریل (علیہ السلام) نے کہا: اس بندے کی ناک مٹی میں ملے (یعنی وہ ذلیل ہو) جس نے اپنے والدین کو یا دونوں میں سے ایک کو پایا اور (ان کی خدمت کے ذریعہ) وہ جنت میں داخل نہ ہوا۔ تو میں نے کہا: آمین، پھر انہوں نے کہا: اس بندے کی ناک مٹی میں ملے جس پر رمضان آیا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے کہا: آمین۔ پھر انہوں نے فرمایا: وہ آدمی ذلیل ہو جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا گیا اور وہ آپ پر درود نہ بھیجا تو میں نے کہا: آمین۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوْلَی النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً.

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الوِتْرِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت میرے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو ان میں مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّی عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.

(سنن النسائي، كِتَابُ السَّهْوِ، بَابُ الْفَضْلِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی مجھ پر ایک درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اسکے دس گناہوں کو معاف فرماتا ہے، اور اسکے لئے دس درجات بلند فرماتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کو مانیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ وُجُوبِ الْإِيمَانِ بِرِسَالَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمِيعِ النَّاسِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کو اتنے معجزے دیئے گئے جن کے مثل لوگ ان پر ایمان لائے، اور بلاشبہ مجھ کو جو معجزہ دیا گیا وہ وحی ہے جو اللہ نے میری طرف وحی کی ہے، پس میں امید کرتا ہوں کہ سب انبیاء میں روز قیامت میری اتباع کرنے والے زیادہ ہونگے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

(صحيح البخاري، كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الإِسْلَامِ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت آپ نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک چھاگل رکھا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا تو لوگ (پانی لینے کے لئے) آپ کی طرف دوڑے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ جو پانی آپ کے سامنے ہے، اس پانی کے سوا نہ تو ہمارے پاس وضو کے لیے کوئی دوسرا پانی ہے اور نہ پینے کے لیے۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ چھاگل میں رکھ دیا اور پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے چشمے کی طرح پھوٹنے لگا اور ہم سب لوگوں نے اس پانی کو پیا بھی اور اس سے وضو بھی کیا۔ میں نے پوچھا آپ لوگ کتنی تعداد میں تھے؟ کہا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی کافی ہوتا۔ ویسے ہماری تعداد اس وقت پندرہ سو تھی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ، حَتَّى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا کہ کفار مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نشانی کا مطالبہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے حرا پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں دیکھا۔

واقعہ معراج کی تصدیق کریں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ①

(سورة الاسراء، الآية: ١)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (محبوب اور مقرّب) بندے کو مسجدِ حرام سے (اس) مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی جس کے گرد و نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا

ہے تاکہ ہم اس (بندۂ کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں، بیشک وہی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ المَنَاقِبِ، بَابُ المِعْرَاجِ)

مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں معراج کی رات کا (سارا) واقعہ سنایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مقامِ محمود کو تسلیم کریں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ: عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا [سورة الإسراء، آية: ٧٩]۔ **قَالَ: هُوَ الْمَقَامُ الَّذِي أَشْفَعُ لِأُمَّتِي فِيهِ۔**

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے' آپ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالی کے ارشاد: **عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا** [سورہ إسراء، آیت: ۷۹] (ترجمہ: یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا) کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ وہی مقام ہے جس میں اپنی امت کی میں شفاعت کرونگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کی تعظیم کریں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اَللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ فِيمَنْ سَبَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت عبداللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے ڈرو' اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے بارے میں' میرے بعد انکو (اپنے بُغض) نشانہ نہ بناؤ' جس نے ان سے محبت کی تو مجھ سے محبت کے سبب ان سے محبت کی' اور جس نے ان سے بغض رکھا تو مجھ بغض رکھنے کے سبب ان سے بغص رکھا' جس نے انکو تکلیف پہنچائی تو اس نے مجھ کو تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے پہنچائی تو اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی اور جو اللہ کو تکلیف پہنچاتا ہے تو قریب ہے کہ اللہ اسکا مواخذہ کریگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اطہار سے وابستگی ومحبت رکھیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔

(سورۃ الشوریٰ، الآیۃ:۲۳)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: فرما دیجئے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت سے محبت (چاہتا ہوں)۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا، بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ، فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي۔

(صحیح مسلم، کتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ، بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطاب کرتے ہوئے ہم میں کھڑے ہوئے اس پانی کے (کنڈھ کے) پاس جس کو (غدیر) خُم کہا جاتا ہے جو کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی حمد وثنا بیان فرمائی اور وعظ فرمایا اور (اللہ کی) یاد دلائی، پھر فرمایا: امابعد: اے لوگو! سنو بلاشبہ میں بشر (بن کر آیا) ہوں، قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد (موت کا پیغام لے کر) آئے اور میں قبول کرلوں، میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں: ان میں کی ایک کتاب اللہ ہے جس میں ہدایت اور نور ہے، پس تم اللہ کی کتاب کو لو اور اسکو تھامے رہو، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتاب اللہ (پر عمل کرنے پر) ابھارا اور اسکی ترغیب دلائی، پھر فرمایا: اور (دوسرا) میرے اہلِ بیت۔ میں تمھیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمھیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمھیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہو (تین مرتبہ فرمایا)۔

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ۔

(المستدرک علی الصحیحین، كِتَابُ التَّفْسِيرِ، تَفْسِيرُ سُورَةِ هُودٍ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: میرے اہلبیت (حضرت) نوح کی کشتی کی طرح ہیں، جو اس میں سوار ہوا نجات پایا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ ڈوب گیا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: أَحِبُّوا اللهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ وَأَحِبُّوْنِي بِحُبِّ اللهِ وَأَحِبُّوْا أَهْلَ بَيْتِي بِحُبِّيْ۔

(سنن الترمذي' أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ' بَابُ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپؓ نے کہا کہ حضور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو کیونکہ وہ تم کو نعمتیں دیتا ہے' اور مجھ سے محبت کرو اللہ سے محبت کے سبب' اور میرے اہلِ بیت سے محبت کرو میری محبت کے سبب۔

اپنے کاموں کو سنت کے مطابق انجام دیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ (سورة آل عمران' الآية: ۳۱)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لئے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾ (سورة النساء' الآية: ۶۵)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: پس (اے حبیب!) آپ کے رب کی قسم یہ لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ اپنے درمیان واقع ہونے والے ہر اختلاف میں آپ کو حاکم بنا لیں پھر اس فیصلہ سے جو آپ صادر فرما دیں اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور (آپ کے حکم کو) بخوشی پوری فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا، وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ، وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الجَنَّةَ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيْرٌ، قَالَ: وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ۔

(سنن التِّرْمِذِيّ' أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ' بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَوَانِي الحَوْضِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حلال کھاتا ہے' سنت پر عمل کرتا ہے اور لوگ اسکی شرارتوں سے محفوظ رہتے ہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! بے شک یہ چیز آج کے دن لوگوں میں بہت ہے۔ آپ نے فرمایا: میرے بعد کے بعض زمانوں میں بھی ہوگی۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ

أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ.

(مشكاة المصابيح، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة)

حضرت عبداللہ بن عمر و رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کا کوئی (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اسکے خواہشات میری لائی ہوئی (شریعت) کے تابع نہ ہو جائیں۔

عَنِ الْعِرْبَاضِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَأَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ فَقَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّيْنَ الرَّاشِدِيْنَ، تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

(سنن أبي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، بَابٌ فِي لُزُومِ السُّنَّةِ)

حضرت عرباض رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز ہمیں نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں ایک بلیغ (اور نصیحت بھرا) وعظ فرمایا کہ جسے سن کر آنکھیں بہنے لگی اور قلوب اس سے روشن ہوگئے۔ ایک کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! گویا کہ یہ رخصت کرنے والے کی نصیحت ہے۔ تو آپ ہمیں کس بات کی تاکید فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور تقوی کی وصیت کرتا ہوں اور سننے کی اور ماننے کی اگرچہ ایک حبشی غلام تمہارا امیر ہو، پس جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا تو عنقریب وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا، پس تم پر لازم ہے کہ تم میری سنت اور خلفائے راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں کی سنت کو پکڑے رہو، اور اسے نواجذ (ڈاڑھوں) سے مضبوط پکڑ کر رکھو اور دین میں نئے امور نکالنے سے بچتے رہو کیونکہ ہر نئی (بری) چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔